علیکم بحسن الخط فانه من مفاتیح الرزق

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان سعادت اقتران رسالہ عجالہ نافعہ طلبہ وشائقین خط نسخ مسمّے



باہتمام بنی عاصی اسحاق علی علوی

در مطبع الناظر پریس واقع چوک لکھنؤ رونق طبع یافت

۶ تقریظ

تقریر دلپذیر ماہر جملہ علوم و فنون فخر الاذکیا ہمام العلما مولانا شاہ محمد جان سلمہ اللہ المنان مدرس اعلای عربی مدرسہ عالیہ فرقانیہ ادامہ اللہ تعالی

حامداً و مصلیاً و مسلماً

احقر نے اس مفید کتاب کو جو جناب مولوی محمد حامد علی صاحب نساخ بن مولانا محمد علی محدث مرحوم اعطاہ اللہ شفاء عاجلا وصحۃ تامۃ مخاطب بہ مرصع رقم کے افاضات جدیدہ سے ہے اکثر مقامات سے دیکھا میرے نزدیک بلا مبالغہ یہ کتاب اپنی باب مین بے نظیر ہے خط نسخ کے اصول مقررہ و قواعد مسلمہ اور اس کے تمام مالہ و ماعلیہ پر ایک پر مغز و بسیط و جامع ہدایت لکھنے کے ساتھ ہی آپ نے اس فن کی تاریخ پر بھی کافی روشنی ڈالی ہے اور نسخ کے مشہور و مسلم الثبوت اساتذہ کے حالات بھی قابل قدر تحقیقات سے لکھے ہین ناظرین اوراق کتاب کی سیر سے معلوم کر سکتے ہین کہ جناب مصنف نہ صرف نسخ کے باکمال اُستاد ادر نکات فن کے بے مثل ماہر اور مشاہیر سلف کے سچے نامور خلف ہین بلکہ اس فن شریف مین علاوہ علمی و عملی مہارت کے جس مین آپ کی طبع رسا اور ذہن بضیا ضیا نے موشگافی و نکتہ سنجی کے جوہر دکھائے ہین آپ فن تاریخ مین بھی دستگاہ معقول رکھتے ہین اور کتب معتمدۂ تاریخ آپ کا خاص جولانگاہ نظر ہے۔

اے کاش زمانہ ناساعد آپ کے اس ایثار قلم کی داد دے اور ابناے ملک اس نسخۂ کیمیا کو گنج شایگان سمجھکر ہاتھون ہاتھ لین و باللہ التوفیق

کتبہ عبدہ محمد جان عفا اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد کے لائق وہ صانع باکمال اور خوشنویس لایزال ہے جس نے اپنے قلم
قدرت سے لوح دنیا کو طرح طرح کے آفتابی بیضادی دائرون سے رشک گلزار
بنایا + اور نعت بے غایت کے سزاوار اوس کا وہ رسول اُمّی ہے جس کو اوس نے
اپنا خلیفہ اور منشی بے نظیر کرکے قطعات ارض و سموات کو اوس کی رسالت اور نبوت
کا ایک مرکز ٹھیرایا صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحابہ اجمعین برحمتہ و ہو ارحم الراحمین

سبب تالیف این رسالہ منیف

بعد حمد و نعت کے فقیر حقیر نابلد از کوچۂ علم و ہنر ناشناس از گرفت قلم محمد حامد علی معروف
بہ مرصّع رقم تجاوز اللہ عما اجرم بن مولانا و مرشدنا حضرت شاہ محمد علی محدث لکھنوی تغمدہ اللہ
بغفرانہ و تعلیم یافتہ در فن خوش رقمی از مجمع الصناعات منبع الکمالات مشہور نزدیک و دور
مولوی محمد ہادی علی بن مولوی محمد مہدی لکھنوی مرحوم و مغفور ماہران فن خوشنویسی
کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ ہر چند نارسی اور ناشناسی اس زمانہ پرآشوب مین بسبب
معدومی قدرداں اس درجہ پہونچ گئی ہے کہ اکثر فنون مٹ گئے اور بعض قریب نیست و نابود

ہونے کے آ گئے منجملہ اوس کے خوشنویسی کا فن بھی قریب فناے دریاے معدومی آگیا اور اہل قلم کا اعزاز او روقار یک قلم معززین او رامرا کے صفحۂ دل سے مثل حرف غلط محو ہو گیا بدین وجہ اون کی حالت تباہ اور برباد ہو گئی او رمصداق اس بیت کے ہونا شروع ہوئے **شعر** یہ گردش او رشکم خالی یہ محنت اور سیہ روئی + جو نقشہ تھا قلم کا اب وہی اہل قلم کا ہے ‡ جس کا خط کچھ صاف لائق کتابت ہو گیا وہ کاپی نگاری مین گذرا وقات کرنے لگا اور بجاے خود اوستاد کامل مثل آغا و حافظ و قاضی اپنے کو تصور کرنے لگا اور استادان پیشین کی تحریر پر جرح اور قدح کرنے پر آمادہ ہو گیا **مصرع** برین عقل و دانش بباید گریست + خصوصًا خط نسخ جس نے اپنے حسن دلربا سے جملہ خطوط کی رعنائی کو منسوخ کر دیا اوس کی تحصیل کو بے سود سمجھنے لگے اور اوس یوسف کنعان کو اپنے آغوش مین لانے کی کسی کو چاہ نہین رہی وہ بیچارہ حالت غربت مین پڑا ہے - زیادہ ظلم اوس پر یہ کیا جا رہا ہے کہ صورت زیبا النسخ کی مسخ بسبب طبعی لکھنے کے ہو رہی ہے اور اپنے خیال فاسد مین یہ امر جما لیا کہ خط عربی مخصوص ہے قرآن اور حدیث کی کتابت سے اور یہ شاذ و نادر دستیاب ہوتی ہے اور نستعلیق کا سیکھنا ذریعۂ معاش ہے کہ سبھی قسم کی کتابت رطب و یابس فارسی اردو و قصہ کہانی ناول وغیرہ ملتی رہتی ہے اگر چشم انصاف سے دیکھا جاوے تو کیسی صریح غلط فہمی اور مغالطہ وہی ابلیس کی ہے چونکہ یہ عربی خط متبرک ہے اس کا سیکھنا او رسکھانا اور کتابت باجرت کرنا باعث حسنات اور سبب برکات ہے اور ابلیس اور نفس سرکش اوس کا مانع ہوتا ہے طرح طرح کے وسوسے دل مین ڈال کر اوس کی تحصیل سے باز رکھتا ہے اس خیال خام کو اپنے کاسۂ دماغ مین پختہ کر کے اوس کی تحصیل بیکار سمجھ کر روگردان ہو گئے رفتہ رفتہ اوس خط کے لکھنے والے بھی نہ رہے جب اہل مطابع نے دیکھا کہ نسخ کے کاتب کمیاب بلکہ نایاب ہین باوجود مضاعف در مضاعف اجرت دینے کے میسر نہین آتے ٹیڑھا قلم کر کے لکھنے والے بھی نہین ملتے اگر ایک دو کاتب ناقص

نسخ کے موںنہ چڑھانے والے وجود بھی ہو گئے توصد ہا جز کی کتاب دو تین کاتبون سے
جلد تمام ہو کر شائع ہو جانا غیر ممکن پس اونھون نے مجبوری اور معذوری سے عربی
عبارت کتاب کی بنظر اجراے کار فارسی خط مین لکھوا کر طبع کرنا شروع کر دی اس
وجہ سے یہ عربی خط جو ذریعہ فلاح معاش و معاد کا تھا حالت غربت مین آگیا اب
اگر کسی کو ہوش آیا اور اوس کے حاصل کرنے کی طرف راغب بھی ہوا تو اوس کا
جاننے والا اور بتانے والا کامل کیسا ناقص بھی نہین دکھائی دیتا اگر کوئی ناقص ٹوٹا پھوٹا
بے اصول ہاتھ بھی آگیا تو اوس کی تعلیم کب فائدہ بخش شاگرد کو ہو گی کیونکہ مصرع
او خویشتن گم ست کرا رہبری کند + ایسی ہی روش خود رو اور طرز نازیبا پر شاگرد کو بھی لاویگا
اس مین یہ نقصان اصل خط کو ہو گا کہ ایک سے دس اور دس سے سو نسخ کے مسخ کنندہ پیدا
ہو جاوین گے اور طرز مردود ناشایستہ نسخ کے نام کو مٹانے والا رائج ہو جائے گا اور
کامل اوستادون کی ذکر اور محنت شبانہ روزی نے جو بغرض شایستگی و حسن آرائی
اوس کے قواعد و اصول جاری اور قائم کردیے ہین اور وہ ہی محافظ اور نگہبان قیام حسن
کے ہین سب برباد جاوین گے اور صبیح اور ملیح شکل اوس خط دل ربا کی مبدل ہیئت قبیح
اور صورت کریہ سے ہو گی اور یہ رنگ ڈھنگ ابھی سے شروع ہو گیا ہے کہ قلم کو ٹیڑھا کر کے
ٹیڑھے تیڑھے حرف لکھ دینے کا نام نسخ رکھ دیا گیا ہے اور قواعد و اصول کو پوچ اور لچر اور اوستاد
سے اصلاح اور سیکھنے کو معیوب سمجھنے لگے اور یہ نہین خیال کرتے کہ بے اوستاد کے کوئی فن نہین
آتا اور نہ قابل اعتبار ہوتا ہے **بیت**

بے سند مظہر نباشد ہیچ فن را اعتبار　　نالہ موزون کردنم از بلبل آمل رسید

الغرض جب اس ہیچمدان ابجد خوان نے اس کے چراغ کو بے فتیلہ بے روغن جھلملاتے دیکھا
تو یقین ہوا کہ چند روز کا مہمان ہے اب ساکت رہنے مین نقصان ہے ارادہ کیا کہ جو کچھ
فیض اوستاد سے اس کے قواعد اور باریکیان میرے سینے مین جمع ہین اوس کو بہ سفینہ لاؤن

جس سے شائقین فن خوشنویسی کو پورا پورا فائدہ حاصل ہو اور وہ بجاے استاد کامل
ہو چنانچہ تیرہ سو آٹھ ہجری ۱۳۰۸ھ مین بملازمت ریاست بھوپال مکنون خاطر یہ ارادہ ہوا
اوس کے چند سال کے بعد اوس ارادہ کو منصۂ تحریر پر لانا شروع کیا - مگر بسبب ضیق
فرصت و اصلاح طلباے مدرسہ نوبت تمام کرنے کی نہ آئی تھی کہ وہان کی ملازمت
سے علیحدہ ہو کر وطن آیا اور اہل مطابع نے کتابت قرآن میرے سپرد کی تھوڑے زمانے
کے بعد نزول ماء و دیگر سخت امراض مین گرفتار ہو گیا جس سے اعضا مین کیفیت
استرخائی نمودار ہو گئی دماغ بیکار ہو گیا زندگی دشوار ہو گئی اوسی حالت مرض مین بعض
دوستون اور محبون اور اکثر تلامذہ کا اصرار اوس رسالۂ آغاز شدہ کی تمامی پر ہونے لگا
اور نیز اپنی طبیعت بھی آرزومند ہوئی کہ اگر زندگی مین وہ رسالہ تمام ہو جاتا تو مجھ پرمعاصی
کی یادگار باقی رہتی اور شائقین فن کو فائدہ پہونچتا پس اوسی حالت بیماری مین چند روز کی
محنت سے یہ رسالہ تمام ہوا اور **اصول خط نسخ** اس کا نام ہے

للّٰہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ۔ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

اللہ برتر اپنے فضل و کرم سے ان اوراق کو درجۂ قبولیت پر پہونچاوے اور ہر طالب
فن خوشنویسی اس سے فائدہ اُٹھاوے - اب ماہرین باتمکین اور ناظرین متین سے
مجھے یہ امید ہے کہ اس کے مطالعے سے اگر فائدہ اوٹھائین تو اس گنہگار کی مغفرت چاہین
اور حسن خاتمہ کی دعا فرمائین اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحْسِنِینَ اور اگر غلطی اور لغزش
پائین تو عیب پوشی کرین صفت ستاری کو کام مین لائین مسودۂ اوراق کو رہین منت و احسان
بنائین مصرع بر کریمان کارہا دشوار نیست ۔ وَمَا تَوفِیقِی اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ عَلَیہِ تَوَکَّلتُ وَاِلَیہِ اُنِیب

بیان عظمت و بزرگی خط عربی و تحریص و ترغیب بر تحصیل آن

اب جاننا چاہیے کہ فن خوشنویسی ایک ایسا جوہر آبدار اور گوہر شاہوار ہے کہ اُس نے

اپنی چمک دمک سے تمام جوہرون اور گوہرون کو بے آب وتاب کردیا سلاطین ماضیہ
اوس کے ماہرین اور کاتبین کو معزز اور صاحب وقار سمجھکر اپنے خاص پہلو مین جگہ دیتے
تھے اور خلوص سے ہمکلام ہوتے تھے تواریخ اس کی شہادت اور پتہ دے رہی ہے
اور اقوال ائمہ اور بزرگان دین سے اوس کی برکت اور عزت ثابت ہو رہی ہے
دیکھو اقوال بزرگان عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْخَطِّ فَاِنَّهٗ مِنْ مَفَاتِيْحِ الرِّزْقِ + اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین عَلِّمُوْا اَوْلَادَكُمُ الْكِتَابَةَ فَاِنَّ الْكِتَابَةَ
هِمَمُ الْمُلُوْكِ وَالسَّلَاطِيْنِ اور دوسرا قول ہے حُسْنُ الْخَطِّ لِلْفَقِيْرِ مَالٌ وَلِلْغَنِيِّ
جَمَالٌ اور یہ بھی کسی بزرگ کا مقولہ مشہور ومعروف ہے اَلْخَطُّ نِصْفُ الْعِلْمِ + اور کسی شاعر
آزمودہ کار نے یہ قطعہ نظم کیا ہے ؎ خط از جملہ ہنرہا بے نظیرست + چو روح اندر تن برنا وپیرست
اگر منعم بود آرایش اوست + وگر مفلس مر اورا دستگیراست + اگر کہا جاوے کہ عبارات مذکورہ
اور اقوال مسطورہ مین تخصیص کسی خط کی نہین ہے پھر اوس سے خط عربی یعنی خط نسخ کو مراد
لینا عبث ہے اوس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ بزرگان دین نے عام طور سے بزرگی اور خوبی
حسن خط کی ارشاد کی ہے مگر سیاق کلام سے وہی خط مراد اور مفہوم ہوگا جس مین اون کے
مکاتبات تحریر ہوتے تھے اور اون کے زمانے مین جو خط رائج اور پھیلا تھا اور اون کے
اقوال اور بول چال جس مین لکھے جاتے تھے نہ وہ خط جس کا نام ونشان بھی اوس صدی
مین نہ تھا اون کی زبان عربی بول چال عربی وہ خود عربی اون کی خط وکتابت عربی مین
اون کے محاسب عربی دان عربی نویس اگرچہ کوئی خط یا دوسرا خط ہوا اور اوسی سے
عربی ہوا اور عربی خط سے جملہ خطوط ایجاد ہوے کہتے ہین کہ اوس زمانے مین خط کوفی رائج
تھا اور وہی ماخذ جملہ خطوط کا ہے اوس کا بیان بتصریح آیندہ کیا جاوے گا۔ چونکہ یہ عربی
خط دیار عرب سے نسبت رکھتا ہے اور وہ ائمہ بھی جن کے اقوال سے بزرگی اس خط کی
ثابت ہے دیار عرب سے تھے اور ہمیشہ اہل عرب کے مراسلات کا سلسلہ بھی اوسی خط مین

جاری رہا اور جو چیز اوس بلد مبارک اور اون حضرات کی طرف منسوب ہے وہ بھی واجب التعظیم اور قابل تکریم ضرور ٹھیرگی پس اوس کی تحصیل کی طرف توجہ کرنا اور نگاہ توقیر سے اوس کو دیکھنا عین سعادت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ خط مخصوص ہے قرآن پاک اور احادیث نبوی اور کلام ائمہ اور عبارت عربیہ کے لکھنے کے لیے جن کا پاس رکھنا اور تلاوت کرنا حصول مقاصد کا ذریعہ ہے پس جو خط ایسے اچھے اور حسین کلامون کی تحریر کے واسطے اختراع کیا گیا ہو اور معاش اور معاد کا بھی وسیلہ ہو اوس کو لائق تحسین کر لینا بھی ضروری و لازمی ہے اور اوس کی تحصیل سے غافل رہنا اور خیالات اور توہمات کو دل مین راہ دیکر بے توجہی اور غفلت اوس کے حصول مین کرنا محض وسوسۂ شیطانی اور اعمالِ نفسانی ہے مگر ؎ این سعادت بزورِ بازو نیست ÷ تا نہ بخشد خدای بخشندہ ÷ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

مضمون تاریخی نسبت اختراع خط عربی و اسمائے مخترعین

اس امر مین صحیح راے قائم کرنا کہ عربی خط کس زمانے سے ایجاد ہوا دشوار ہے کیونکہ اس کی نسبت مورخین کا اختلاف ہے اور پہلی خط کی صورت اور ہیئت جو ابتدائً ایجاد ہوا تھا بتانا اوس سے بھی زیادہ مشکل اور غیر ممکن ہے کیونکہ بغیر دیکھے اوس کا طرز اور وضع کیونکر بتائی جا سکتی ہے اس لیے کہ اوس کے بتانے اور سکھانے کی نسبت اول ہی سے باہم لوگون مین معاہدہ اور اقرار ہو چکا تھا۔ کہتے ہین کہ قدیم الایام مین ارض یمن مین ایک خط جو علیحدہ علیحدہ حرفون مین لکھا جاتا تھا خاص خاص لوگ اس سے واقف تھے اور اپنا مافی الضمیر اوس کے ذریعے سے سمجھ لیتے تھے اور مطلب فہمی کو کافی سمجھتے تھے اور اوس کے اخفا اور پنہان رکھنے کا پہلے ہی سے قبل تعلیم کے عہد و پیمان محکم کر لیتے تھے جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ نیر اسلام کے چمکتے ہی اوس کا نام و نشان مٹ گیا جاننے والا کیسا اوس کے حرف کی بھی شکل بتانے والا نہ رہا اہل تواریخ لکھتے ہین کہ ارض یمن مین اسلام سے کئی صدی پہلے

بیشتر دولت (تُبّع) یعنی سلطنت (حِمیری) قائم تھی اس تمدن کی وجہ سے صنادید (حِمیر) خود بھی نوشت خواند بخوبی جانتے تھے اور اون کے دربار مین بھی محاسب اور کاتب ہوشیار موجود رہتے تھے جو عربی خط قابل تعریف لکھتے تھے الغرض یہ خط (یمن) سے (حیرہ) مین جو آل مُنذِر کا مستقر تھا منتقل ہوا وہان اوس کا نام (حِمیری) سے (حیری) رکھ دیا گیا - چونکہ دولت (حیرہ) مین تمدن اور شایستگی مثل دولت (تبابعہ) کے نہ تھی بدین وجہ یہان عربی خط کے ماہر بھی مثل (یمن) کے نہ تھے اور اہل حجاز مین تو رواج نوشت و خواند کا اب تک نہ تھا پھر جب قریب زمانہ ولادت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصّلوٰۃ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جد امجد (حَرَب بن امیہ) کی تجارت کا کاروبار وسیع ہوا اور ضرورت لکھنے پڑھنے کی اون کو زیادہ محسوس ہوئی تو وہ اپنا ایک رشتہ دار (اَسلم بن سَدرَہ) سے جن کو ملک (حیرہ) سے تعلق تھا جا کر سیکھ آئے تھے پھر اون سے (مکہ) اور (طائف) کے چند سرداروں نے بھی سیکھ لیا تھا - اور (اسلم بن سدرہ) (مرامر بن مُرّہ) کا شاگرد تھا - چونکہ اہل عرب (مَرامر) کے اوستاد کے نام اور حال سے ناواقف تھے بجائے خود اوسی کو موجد اور مخترع خیال کرنے لگے - مولد مرامر کا ملک (انبار) تھا الحاصل وہی نقش اول ہے خط عربی کا جس کو (حرب) کی ذات سے رواج ہوا اسی خط مین پہلے قرآن مجید لکھا گیا - اوسی مین معاہدات اور مکتوبات تحریر ہوا کرتے تھے اوسی مین فرمان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھے گئے - مگر وہ خط ہمیشہ محتاج اصلاحون اور ترمیمون کا رہا ہر اہل کمال اور ذی عقل اپنے اپنے زمانے مین اوس کے نقصانات اور ناشایستگی دفع کرنے پر مصروف اور متوجہ رہا کیا - حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد کا تحریر شدہ قرآن مجید البتہ اوس خط کے طرز اور رنگ کا نشان دہ ہو سکتا ہے اوس کا دستیاب ہونا محال ہے - اب رہا یہ امر کہ خط عربی کس خط سے ایجاد ہوا - تو ظن غالب اور قابل تسلیم یہ قول ہے کہ عربی خط اخذ کیا گیا ہے خط (سُریانی) سے

سے جو (سوریا) ملک شام سے منسوب ہے اور اوس کے واضع وہی لوگ ہین جو
اپنے تجارتی تعلقات کی وجہ سے (شام) مین جو علوم و فنون کا ابتدائی سرچشمہ
تھا آمد و رفت رکھتے تھے۔ پھر بتدریج ۱۸۲ھ ایک سو بیاسی ہجری مین اوس سے
خط کوفی نکالا گیا۔ اور قریب ڈیڑھ سو برس تک اوس کا رواج بھی رہا اور جوں جوں زمانہ
گذرتا جاتا تھا اوس مین کچھ نہ کچھ تغیر و تبدل ہوتا جاتا تھا اور ردّ و بدل کر دیا جاتا تھا
راقم الحروف نے پورا قرآن خط کوفی مین لکھا ہوا نہین دیکھا البتہ سورۂ اخلاص ایک
سبز کاغذ بوسیدہ مثل برگ درخت پر مع بسملہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لکھا ہوا اپنے
اوستاد مولوی محمد یحیی مرحوم ساکن مسجد کرارہ محمود نگر کے پاس دیکھا تھا اوس مین نقاط
اور حرکات اور سکنات شاید نہ تھے اور اخیر سطر مین اوس کی یہ عبارت کتبہ علی بن ابی طالب
بھی مرقوم تھا۔ پھر ۳۷۲ھ دو سو بہتر ہجری مین ابو علی محمد بن علی بن حسین کاتب ملقب بہ ابن مقلہ
نے کہ علاوہ دیگر کمالات کے فن خوشنویسی مین بھی پوری دستگاہ رکھتا تھا خط کوفی
مروجہ کو تقویم پارینہ کر کے موجودہ خط نسخ کو ایجاد کیا ابن مقلہ کی یہ ایجاد ایسی پسند خلایق
ہوئی کہ کل کتابت اسی مین ہونے لگی اور کوفی خط کا نام و نشان مٹ گیا اور ابن مقلہ
۳۲۸ھ تین سو اٹھائیس ہجری مین رخت بست سفر آخرت ہوا۔ اور تاریخ القرآن مین
مرقوم ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جو معزز صحابی ہین فرماتے ہین کہ
عربی خط کی ایجاد مین تین آدمی شریک تھے۔ مرامر نے اشکال حروف بنائے اور
(اسلم) نے باہمی حروف کے جوڑ ملائے۔ اور (عامر) نے نقطے اور حرکتین ایجاد کین
اور درحقیقت اسلام کے پیشتر ہی عربی خط کے ساتھ ہی نقاط اور اعراب ایجاد ہوئے
ہین اور صاحب کشف الظنون لکھتے ہین کہ عبد اللہ بن طاہر کو ایک عربی خط بہت
خوشخط دکھایا گیا اوس نے پسند کر کے بہت تعریف کی اور کہا کہ خط کے حسین ہونے مین
کوئی شک نہین مگر اس مین کالے کالے دانے (یعنی نقاط) اور سیاہ سیاہ لکیرین یعنی اعراب

(ابن خلکان حالات ابن مقلہ کاتب)

(تاریخ القرآن مطبوعہ میرٹھ)

(صاحب کشف الظنون)

بہت ہی بدنما اور نازیب ہین - اسی وجہ سے اول صدی مین جو قرآن لکھے گئے ہین اون مین نقطے اور اعراب نہین دیے گئے ہین - اور اہل عرب کو اوس کی حاجت بھی نہ تھی اور اہل عجم کے اختلاف کے استیصال کے واسطے امت مرحومہ کا تعامل اور تواتر کافی سمجھا گیا - اوس وقت اور اوس کے بعد بھی ہزارون قُرّا اور حفاظ جن کے سینے مین قرآن بھرا ہوا تھا موجود تھے اور آیندہ بھی موجود رہے جو قرآن پاک بہت صحیح پڑھتے تھے اور جو قرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت و ماثور تھی اور اجماع امت جسپر ہو چکا تھا اوس کے مطابق تلاوت کرتے تھے پھر جب حدود اسلام زیادہ تر وسیع اور کشادہ ہونے لگے اوس وقت نقاط اور اعراب کی ضرورت ہوئی تاکہ لوگ غلط نہ پڑھین - اور یہ انضباط آیندہ کے واسطے بھی لازم کر دیا گیا چنانچہ جو صحائف (نصر بن عاصم) سے لکھوائے گئے ہین وہ سب مع نقاط اور اعراب کے ہین جس کی وجہ سے بعض ناواقف غلطی سے اوس کو نقاط کا موجد سمجھتے ہین - اور ابوالاسود دوئلی نے چونکہ علم الاعراب (یعنی علم نحو) کو جاری کیا غلط فہمی سے اعراب کا موجد اوس کو بھی بتاتے ہین - حالانکہ اوس نے قواعد نحو کو مدوّن کیا اور بہت سے نقائص جو عربی خط مین تھے دفع کیے - اور جو اعراب اوس نے ابن زیاد کی حکومت بصرہ کے زمانے مین قائم کیے تھے وہ بشکل نقاط تھے بصورت مروجہ حال نہ تھے جب ابوالاسود دوئلی کا انتقال ۶۹ھ اونہتر ہجری مین ہوا تو میمون بن اقرن نے پھر (عنبسہ بن معدان فہری) نے پھر (عبد اللہ بن اسحٰق خضری) نے پھر (ابو عمرو بن علاء المتوفی ۱۵۴ھ ایک سو چون ہجری) نے پھر (خلیل بن احمد ازدی المتوفی ۱۷۰ھ ایک سو ستر ہجری) نے اور علی بن حمزہ کسائی المتوفی ۱۸۲ھ ایک سو بیاسی ہجری) نے جو مامون رشید کا اوستاد تھا اس عربی خط مین ایک شان جدید پیدا کی جس کو اہل کوفہ نے بے حد پسند کر کے خط کوفی کے نام سے شہرت دی اور اون سب لوگون نے جن کے اسماء بالا مرقوم ہوئے ہین اس خط مین اصلاحین کین - الحاصل نقشہ اس خط مروجہ حال کا جو خط نسخ

۱ ۔ الفہرست ابن الندیم [illegible]

کے نام سے معروف و مشہور ہے (ابو علی بن مقلہ) نے خط کوفی سے بدل کے قائم کیا
اور خط کوفی کو کالعدم کر دیا مگر (ابن بواب کاتب) نے بھی بہت کچھ اوس کو شائستہ
اور خوش نما کر کے ۴۱۳ سنہ چار سو تیرہ ہجری مین یا ۴۲۳ سنہ چار سو تیئیس ہجری مین سفر آخرت
کیا - اور یہ اپنی اچھی یادگار چھوڑ گیا - نام ابن بواب کا (ابو الحسن علی بن ہلال) تھا اور
ابن مقلہ کے ایک صدی کے بعد ہوا اور اپنی قوت کمالیہ سے اس خط کو انتہا درجہ کی
تہذیب اور شائستگی پر پہنچا دیا - کہتے ہین کہ خواجہ عماد الدین بن عبد اللہ المستعصمی نے
جو عہد مملکت خلیفہ مستعصم باللہ مین اعلیٰ درجے کے ذی کمال خوشنویس تھے چھ خط ایجاد کیے
جس کا اخیر خط عربی تھا بعد اختراع جب سب خطوط پر نظر ثانی کی تو بمقابلہ جملہ خطوط اخیر
ایجاد اپنی پسند کی اور پہلے خطوط کی ایجاد کو ناپسند کر کے منسوخ کر دیا اور اس کا نام
خط نسخ رکھ دیا - اونھین کو یاقوت رقم اول کہتے ہین اور اونھین کو "یاقوت مستعصمی" کے
لقب سے یاد کرتے ہین اونھین نے اس کو اپنی شان ولایتی مین بہت ہی حسین بنا دیا
پھر میر علی تبریزی نے جو خاص اقلیم کا باشندہ تھا اوس شان مین تغیر تبدل کر کے شان
تبریزی پیدا کی اور اوسی نے خط تعلیق اور خط نسخ سے خط نستعلیق ایجاد کیا یہی اوستاد
اول نستعلیق کے تسلیم کیے جاتے ہین پھر ۱۱۳۷ سنہ گیارہ سو سینتیس ہجری مین بعہد اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ محمد عارف نے جو یاقوت رقم ثانی کے خطاب سے ممتاز ہین یاقوت مستعصمی
کے طرز تحریر مین بہت کچھ تراش خراش تغیر و تبدل کر کے ایک خوش نما معشوقانہ صورت
نسخ کی پیدا اور شائع کی جس کو تمام روے زمین کے خوشنویسون نے بہت پسند کر کے اوسکی
اتباع کی اور اب تک اوسی کی پیروی اور تقلید برابر کی جا رہی ہے - پھر اون کے
برادرزادہ قاضی عصمت اللہ نے اونھین کے تلمذ سے بہت کچھ اون کی شان کو رونق
دی اور برادرزادہ کے لقب سے مشہور نامی سر آوردہ خوشنویس نسخ کے ہوئے اگر
اون کو یاقوت ثالث کہا جاوے تو زیبا اور درست ہے - یاقوت ثانی کے زمانے مین

(ابن مقلہ کے حالات ابو الحسن علی بن ہلال معروف بہ ابن بواب کاتب)
(وجہ تسمیہ خط نسخ)
(یاقوت ثانی محمد عارف)
(برادرزادہ)

(بیان عبد الباقی حداد)

عبد الباقی حداد بڑے باکمال پرزور قلم کے خوش نویس تھے یہ آلات حرب و اسلحہ
کی ساخت مین بے مثل تھے پیشۂ حدادی سے بسر اوقات کرتے تھے محمد عارف کہ
ان کے ہم عمر اور دوست ایام طفولیت سے تھے اون کی مرجعیت عامہ اور وقار تامہ کو
دیکھکر انھین حسد اور غبطہ ہوا اپنے پیشۂ حدادی کو بمقابلۂ خوش رقمی ذلیل اور بے وقعت
سمجھکر کشیدہ رو ہوئے اور عبد اللہ طباخ سے جو اعلے درجے کے باکمال اور پرزور خوشنویس
تھے اس فن کو حاصل کرنے لگے اصلاح لیکر لب دریا جاتے اور تمام روز بتقریر
آب دریا سے بجاے مداد مشق کرتے چونکہ مبدء فیاض کے یہان بخل نہین بخت کی
یاوری اور محنت شبانہ روزی سے جواب وہ یاقوت کے زور قلم مین ہوئے طرز تحریر اونکا
جداگانہ تھا اون کے بعد اون کے دو فرزند علی اکبر اور علی اصغر اپنے باپ کی تعلیم سے
اعلے درجے کے نسخ نگار ہوئے برادرزادہ کے تلامذہ مین سے حضرت شاہ غلام علی خلیفہ
حضرت حاجی محمد تقی دھونوی قدس سرہما بڑے باکمال نسخ کے خوشنویس تھے اون کے
یادگار دو فرزند میر اکبر علی اور میر کبیر علی اون کے بعد رہے شاہ غلام علی مین علاوہ اور
کمالات صوری و معنوی کے یہ بھی کمال بمقتضاے درویشی تھا کہ جب شغل و ذکر الٰہی
سے فارغ ہوتے بہ تحریر قرآن مجید مصروف ہو جاتے بعد تمامی جو اوس کا اہل اور
حاجتمند استدعا کرتا اوس کو مرحمت کرتے تمام عمر یہی طریقہ اون کا جاری رہا سنہ ۱۱۰۶
گیارہ سو چھ ہجری مین اون کی وفات ہوئی۔ اوسی دور مین نواب احمد قلی خان
عرف مرزائی صاحب بڑے اوستاد کامل نسخ کے ہوے اون کے بعد اون کے نواسے
میر بندہ علی مرتعش بڑے درجے کے نساخ تھے اور اس فن کے معلومات مین عدیم النظیر
ایک سو برس کی عمر پاکر سنہ ۱۲۸۳ بارہ سو تراسی ہجری مین رخت سفر آخرت باندھا۔ اس مصرع
سے سنہ انتقال اون کا ہویدا ہے ع آہ یاقوت رقم شد بعدم + آغا محمد اور محمد میرزا اور
مولوی محمد مہدی اونھین کی شاگردی سے نسخ مین ید طولی رکھتے تھے مولوی محبوب علی

(شاہ غلام علی نساخ) (احمد قلی خان عرف مرزائی صاحب) (میر بندہ علی)

[illegible]

صاحب کا قرآن پاک جو صحت مین ضرب المثل ہے مولوی محمد مہدی کی کتابت سے ہے اوسی زمانے مین مولوی محمد یحییٰ مہاجر مکہ معظمہ بھی مشاہیر نسخ نگارون سے تھے جنھون نے پہلا قرآن والی ملک کے حکم سے لکھا اور واٹرچ انگریز نے اپنے ایجاد کردہ خوبی پیچ پر صرف سو جلدین چھاپین اور یہ شاگرد تھے اپنے بھائی مولوی محمد زکریا کے اودھر حافظ خورشید برادر حافظ نور اللہ کا فیض جاری تھا اور منشی عبدالحی سندیلوی مشہور و معروف تھے اون کے تلامذہ سے میر طفیل احمد بلگرامی اچھے نسخ نگار تھے۔ اوسی عہد مین مولوی محمد ہادی لکھنوی بن مولوی محمد مہدی لاہوری کی نسخ نگاری طغرانویسی اور نستعلیق مین سب سے زیادہ شہرت تھی یہ قریب سو برس کے ہوکر ۱۲۸۶ء بارہ سو چھیاسی ہجری مین راہی ملک بقا ہوئے۔ مادۂ تاریخ وفات اون کا خوشنویسی مرد ہے یہ شاگرد تھے میر اکبر علی ساکن قصبۂ کالپی کے۔ یہ سب حضرات پیرو و متبع شان یاقوتی تھے اون کے تلامذہ سے یہ مسوّدا دراق ہے جس کو لوگ خط نسخ مین اپنے حسن ظن سے اون کا یادگار تصور کرتے ہین اور دہلی مین بزمانۂ آخرین جناب حافظ امیر الدین مرحوم بھی بہادر شاہ ابو ظفر کے تعلیم یافتہ کامل خط نسخ مین تھے جن کا انتقال ۱۳۲۵ء تیرہ سو پچیس ہجری مین ہوا علاوہ اون کے بہت سے خوشنویس نسخ مین مثل منشی محمد حفیظ و مولوی محمد صالح و منشی محمد جعفر وغیرہ کے نامی گرامی ہوے کہ اون کی ذات سے یہ فن ترقی پذیر رہا صرف اون کے اسما کی تحریر کو دفتر چاہیے اب یہ وقت ہے کہ اہل حرفہ رہے نہ اہل جوہر کے قدر دان نہ ناقص و کامل مین امتیاز کرنے والے نہ اصول بے اصول پہچاننے والے حیف صد حیف شعر حریفان بادہا خوردند و رفتند + تہی خمخانہا کردند و رفتند رباعی امروز بہای ہیزم و عود یکیست + ہم مرتبۂ خلیل و نمرود یکیست + در گوش کسانیکہ زغفلت مست اند آواز خر و نغمۂ داؤد یکیست + اب ہم از روی تاریخ خط نستعلیق کے اختراع مین کچھ قلم فرسائی بنظر دلچسپی ناظرین و خاطر بستگی شائقین کرتے ہین کہ اس فن کی تحصیل پر طبیعت اون کی راغب ہو

(مولوی محمد یحییٰ مہاجر مکہ معظمہ) [illegible] (حافظ خورشید) (منشی عبدالحی) (مولوی ہادی علی بن مہدی) (حافظ ظہیر الدین دہلوی)

مضمون تاریخی بہ نسبت ایجاد خطِ نستعلیق و ماتعلق بہ

یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ خط نستعلیق کا موجد میر علی تبریزی ہے یہ خاص دَیلم کا باشندہ تھا
اوس نے خط نسخ۔ او خط تعلیق سے یہ خط پیدا کر کے نام اس کا نستعلیق رکھا یہ ہم محققانہ
طریق سے نہین بتلا سکتے کہ وہ کس زمانے مین تھا۔ مگر قدیم زمانہ اوس کا ثابت ہوتا ہے
کیونکہ محمود غزنوی کے حملون کے ساتھ ہی نستعلیق کے خوشنویس ہندوستان مین آنے
لگے تھے جن کی ذات سے یہ خط بہت کچھ مروج ہوگیا تھا اس سے ظاہر ہے کہ خواجہ
میر علی تبریزی نے سلطان محمود غزنوی کے پیشتر ہی اپنے ایجاد کردہ خط کو شائع اور رائج کردیا
تھا پھر مدت کے بعد میر عماد الحسنی نے جو بڑے باکمال مشہور اوستاد تھے اول طرز مین
تراش خراش کر کے بہت کچھ اوس کو خوش نما اور مہذب بنایا اور علم اوستادی اپنا
چارسوے عالم مین بلند کیا اور میر عماد الحسنی دیلمی نادر شاہ بادشاہ کے زمانے مین
وارد ہندوستان ہوئے تھے اور لاہور مین آکر قیام کیا تھا۔ اور یہ شاگرد تھے آغا جمشید
کے جن کی تحریر ولایت مین مقبول اور پسندیدہ تھی۔ اور خواجہ عماد الدین بن عبد اللہ
المستعصمی جن کا ذکر اوپر مرقوم ہوچکا ہے وہ مستعصم باللہ کے زمانے مین مخترع عربی خط
کے تھے۔ اور یہ شاگرد تھے آغا جمشید کے جن کی تحریر کو اہل ولایت مثل کاغذ زر کے رکھتے
تھے انھین کے تلامذہ سے آغا عبد الرشید دیلمی بھی ہین جن کا سکہ نستعلیق مین تمام دنیا
پر جاری ہے انھون نے اور بھی زیادہ اوس خط کے طرز اور شان کو بارونق اور خوش نما
کردیا کہ تمام عالم کے اساتذہ نے اوس کو پسند کرلیا اور اون کے صدہا شاگرد اقطاع ہند
مین پھیل گئے منجملہ اون کے تلامذہ کے حافظ نور اللہ لاہوری۔ قاضی نعمت لاہوری و
مرزا عبد اللہ بیگ لاہوری بڑے درجے کے خوشنویس نستعلیق کے تھے یہ تینون اہل کمال
بعہد نواب آصف الدولہ بہادر شاہِ اودھ وارد شہر لکھنؤ ہوئے اور باعزاز و اکرام بعہدۂ جلیلہ

مامور کیے گئے - چنانچہ حافظ نور اللہ خریطہ نگاری مین - قاضی نعمت اللہ شہزادون کو
خوشنویسی کی تعلیم مین - اور مرزا عبداللہ بیگ بھی ایسے ہی کام مین - حافظ نور اللہ نے
آغا کی شان مین پسندیدہ ایجاد کر کے شائع کی - قاضی نعمت اللہ اپنے اوستاد کے
طرز پر قائم رہے مگر دوسرا طرز جو حافظ کے طرز سے ملتا ہوا تھا خوب لکھا مرزا اپنے
طرز قدیم پر مقیم رہے - منشی احمد علی رسا شاگرد شیخ الہی بخش کا بیان ہے کہ اوس زمانے
مین حافظ کی شہرت جلی اور قطعہ نویسی مین اور قاضی کی پر نویسی اور خفی مین عدیم النظیر
تھی اور مرزا عبداللہ مشہور پر زور قلم بھی اپنے قدیم طرز پر قائم رہے اور اوس مین بہت
کچھ ترقی کی - حافظ نور اللہ کے جملہ تلامذہ سے سرب سکھ کاشمیری ممتاز ہوا اگر اوس کو
ثانی حافظ نور اللہ کہا جاوے بجا ہے - پھر اون کے پسر حافظ محمد ابراہیم بڑے نامی
موجد کسی قدر اپنے باپ کی شان مین ہوے اور وہ ایجاد پسند خلائق ہوئی - اور
محمد عباس اور میرزا علی رضا جواہر رقم اور سوا اون کے بہت ناموراون کی شاگردی سے
صفحہ ہستی پر خوشنویس ہوے - حافظ ابراہیم کے شاگردون مین زیادہ تر منشارام کاشمیری
شہرت یافتہ تھا اور خود اون کے بیٹے حافظ سعدالدین اون کی تعلیم سے سربرآوردہ
خوشنویس اور موجد ایک طرز کے ہوے پھر مولوی محمد ہادی لکھنوی جو نسخ اور طغرانگاری
مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے - اور منشی نظر حمید اور منشی عبدالمجید کرسوی جن کا لقب خورشید
تھا اور منشی عبدالحی سندیلوی کہ علاوہ نستعلیق کے نسخ اور خط طغرا مین بھی پوری دستگاہ
رکھتے تھے اوسی دور مین میر علی پنجہ کش شہر دہلی مین عالی مرتبہ اور بڑے پایہ کے
خوشنویس تھے اور صدہا آدمی اون کی شاگردی سے کامیاب ہوے طرز اون کا ولایت آمیز
تھا - اور شیخ الہی بخش دادا و شاگرد حافظ ابراہیم مشاہیر خوشنویسون سے تھے - میر
محمد عباس کے اکثر قطعات مکتوبہ ۱۲۳۹ھ بارہ سو اونتالیس اور ۱۲۴۵ھ بارہ سو پینتالیس
کے نظر سے گذرے ہین اون کے شاگردون سے میر مظفر علی اور محمد مرزا انس تخلص اور

ع بہتون نے خط نستعلیق مین ان سے اون سے سیکھا تھا -

میر بندہ علی مرتعش جو نسخ مین بڑے اوستاد تھے وہ خط ثلث اور خط شکست بھی اچھا لکھتے تھے میرزا علی رضا جواہر رقم کے شاگردون سے اول خود اون کے بیٹے حسن رضا عطارد رقم کامل و نام برآوردہ خوشنویس تھے۔ دوسرے میر شیر علی یہ دونون باپ بیٹے پورے متتبع حافظ نوراللہ کے تھے اور اصلاح قطعات مین عدیم النظیر حافظ سعدالدین کی شاگردی سے اون کے پسر حافظ علی اور منشی اشرف علے و منشی واجد علی تھے۔ منشی اشرف علی نے خط نسخ کی اصلاح میر بندہ علی اور مولوی محمد ہادی سے لی تھی۔ شیخ الٰہی بخش کے تلامذہ سے میر اسداللہ اور منشی احمد علی المتخلص بہ رسا تھے جو خفی اور پرنویسی مین شہرت یافتہ اور جملہ فنون خوشنویسی سے ماہر اور مقتدر فارسی گویون سے صاحب دیوان تھے۔ میر علی پنجہ کش کے تلامذہ سے منشی رحیم اللہ اور منشی رضی الدین تھے۔ اور میر عبداللہ مشکین قلم کاملین مشاہیر سے تھے منشی عبدالحی سندیلوی کے تلامذہ سے اول درجے کا کاتب کالکا پرشاد موجد کا ئست تھا کہ علاوہ فن خوش رقمی کے شعر و سخن مین بوجہ استعداد علمی لیاقت تامہ اوس کو حاصل تھی پھر منشی طفیل احمد اور منشی عبداللطیف و منشی عبدالرحمن یہ ہر دو خط اچھے لکھتے تھے۔ پھر منشی امیراللہ تسلیم تخلص جنھون نے اخیر زمانے مین خط نسخ مسود اوراق سے سیکھا تھا اعلےٰ درجے کے کاتب نستعلیق کے تھے اور ایک قرآن پاک بھی مجھے لکھکر دکھایا تھا جس کو مین نے پسند کیا۔ مولوی محمد ہادی سابق الذکر کے تلامذہ سے خط نستعلیق مین نام برآوردہ منشی شمس الدین اعجاز رقم کامل خوشنویس ہین۔ اور حافظ محمد باقر زرین قلم بھی تھے۔

الحاصل جس طرح خط نسخ مین لاتعد و لاتحصٰی بڑے بڑے کامل گذرے ہین اوسی طرح نستعلیق مین کیا بلکہ شکست اور شفیعہ مین بھی نامی اور گرامی لوگ ہوئے ہین پس میزان عقل مین اوس دور کی ترقی اور اس زمانہ کا تنزل موازنہ کرنا چاہیئے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

لوازمات خوشنویسی

خوشنویسی کے اسباب اس رقعہ سے ظاہر ہین - اے برادر آداب خوشنویسی راہفت چیز لازم است یکے[1] وصلی مصفا چون رخسار مہ وشان - دوم[2] مداد سیاہ و روان ہمچو زلف غالیہ مویان - سوم[3] کزلک تیز بسان نگاہ جادو نگاہان - چہارم[4] قلم پختہ و نرم مثل دل عاشقان - پنجم[5] اوستاد کامل و مہربان - ششم[6] دل طالب راغب بران - ہفتم فضل مبدء فیاض بران و تلاش متعلم و حق خدمت گزاری اوستادان اور یاقوت مستعصمی فرماتے ہین قال یاقوت المستعصمی الخط موقوف علی اربعۃ امور حدۃ الالماس وشدۃ المالماس و ملایمۃ القرطاس وجمعیۃ الحواس

بیان قلم و طریقہ تراش و اسمائے شقین و کیفیت قط و منافع وصلی

قلم گول پختہ بے ریشہ اور لکھنے مین لوچ دار اچھا ہوتا ہے - قلم واسطی ایسے اوصاف سے موصوف ہے جس کا وجود اس زمانے مین مثل قلم مفقود ہے - (واسط ایک شہر ہے قریب ولایت بصرہ کے وہان قلم نہایت عمدہ ہوتا تھا) اب انھین قلمون سے پختہ اور گول گداز قلم جس کا ریشہ سیدھا ہو لیوے اور ایسے رُخ سے اوس کو تراشے کہ ریشہ اوس کا سیدھا ہوتا کہ شگاف ہر دو طرف سے برابر آوے اور یہ بات خود نگاہ صحیح سے معلوم ہوجاتی ہے میدان قلم بعض لوگ قلم کی موٹائی کے برابر رکھتے ہین - بعض برابر پیمایش عقد وسط ابہام رکھتے ہین - بعض نے اوس سے کم اختیار کیا ہے - بعض متوسط رکھتے ہین اور اصل مین یہ اپنی اپنی عادت پر موقوف ہے (اگر یہ ضرور ہے کہ گرفت قلم کی متوسط میدان کی خوب ہوتی ہے - اور لوچ قلم کا زیادہ نہ ہو بلکہ بصورت اعتدال کے ہو) شگاف ہر دو جانب مساوی ہو (بعض اساتذہ نے شق یمین کو زیادہ رکھا ہے شق یسار سے) اس لیے کہ

بشق یمین سے کام زیادہ لیا جاتا ہے اور شق یسار بیکار رہا کرتی ہے اسی وجہ سے
شق یمین کو انسی۔ اور شق یسار کو وحشی کہتے ہین اور انسی کو باصطلاح خوشنویسان
جلی اور وحشی کو خفی بولتے ہین اس وجہ سے کہ انسی سے کام اکثر کھلا کھلا لیا جاتا ہے
اور وحشی سے بہت کم پوشیدہ کام پڑتا ہے۔ قلم کا قط نسخ مین محرف ہوتا ہے بعضے
بہت زیادہ رکھتے ہین بعضے کم ترچھے سے لکھتے ہین۔ چونکہ زیادہ ترچھے سے لکھنا
مشکل ہے اور پورا قلم چپکا ہوا لگنا دقت طلب اس لیے مبتدی کو زیادہ ترچھا قط دینا
اچھا نہین بتدریج محرف کرے شعر محرف تراش و محرف نویس ÷ باندک زمانہ شود خوشنویس ÷
اول طالب فن کو قلم بنانے کی مہارت اور مشق پیدا کرنا لازمی ہے۔ پھر وصلی بنانا سیکھے
اور اوس پر لکھنے کی عادت ڈالے۔ ہم دیکھتے ہین کہ اس زمانے مین وصلی بنانا اور اوس پر
مشق کرنا کیسا لکھنے والے یہ بھی نہین سمجھتے کہ وصلی کس چیز کا نام ہے اور اگر کوئی سمجھتا
بھی ہے تو اوس کا بنانا اور اوس پر اصلاح لینا اور مشق کرنا عبث تصور کرتے ہین
سہل طریقہ کاغذ پر لکھنے کا اختیار کر لیا ہے اور اوستاد بھی کچھ توجہ اور تاکید نہین کرتے
وجہ اس کی یہ ہے کہ اس وقت کے لوگ خوشنویسی نہین بلکہ خط کا صاف کر لینا چاہتے
ہین۔ اور جو شائقین فن خوشنویسی ہین اون کو کاغذ پر لکھنے سے نقصان ہے اول
یہ کہ وصلی پر آہار مہرہ ہوتا ہے اوس پر لکھنا کسی قدر دقت ہے کہ ہاتھ کو قابو مین زیادہ
رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے دوسرے یہ کہ کاغذ پر اصلاح غیر ممکن اور وصلی پر اصلاح
بخوبی ہو سکتی ہے اور اصلاح جز و خوشنویسی ہے تیسرے یہ کہ اگر وصلی پر کسی قسم
کی غلطی نشست و کرسی و رخ و الفاظ و قواعد مین ہوگی تو بوجہ آہار اوس کو مٹا کر دوبارہ
لکھ سکتے ہین چوتھے یہ کہ وصلی پر تحریر اور خود وصلی صدہا برس رہتی ہے دیکھو میر عماد۔
عبدالرشید اور اون کے پہلوان کے قطعات کہ وصلی پر لکھے ہوے ہین اس وقت تک
اوسی طرح باقی ہین اگلون نے جو طریقہ اور قاعدہ باندھا ہے وہ خالی مصلحت سے نہین

چونکہ بزمانۂ پیشین اس فن کی قدر و منزلت تھی شائقین کو شوق تھا اوس کی تحصیل کے واسطے ہر طرح کے اسباب جو اس فن کے شایان ہین مہیا کرتے تھے چنانچہ بعض سادی وصلی بناتے تھے بعض اوس پر تکلفات کرتے تھے کوئی اوس پر طلائی نقرئی افشان کرتا تھا کوئی طلائی تحریرین اور گل بوٹے بنواتا تھا کوئی ابری پسند کرتا تھا کوئی ابری پر طلائی حدود قائم کرتا تھا اور ابری بھی مختلف طور کی بنائی جاتی تھی اور ان سب کامون کے کرنے والے موجود تھے علیٰ ہذا زیر مشق بھی چمڑے کی بنائی جاتی تھی اور مختلف الوان اوس کے ہوتے تھے افسوس وہ سب افسانہ اور کہانی ہو گئے ابری اور زیر مشق کے نام بھی اب نہین جانتے جو امرا اور اہل دول تکلف کی وصلیان بنواتے تھے اور خوش نویس تکلف سے لکھکر اور اصلاح کر کے اون کی پیش نظر کرتے تھے اور وہ قدر کی نظر سے اوس کو دیکھتے تھے اور شیشے مین لگا کر احتیاط سے اوس کو رکھتے تھے اب اون کے مقام کو گلدستون اور تصاویر نے لے لیا۔ خیر ہم بخیال روش اول صرف وصلی اور ابری کے بنانے کا طریقہ لکھکر ہدیۂ ناظرین کیے دیتے ہین تاکہ اجنبیت اون کی دفع ہو اور لاعلمی رفع۔

ترکیب و طریقۂ ساختن وصلی

دو کاغذ خواہ سفید ہون خواہ ایک سفید اور دوسرا رنگین لیکر ایک تختۂ صاف پر بچھاوے کہ ہموار رہے پھر آہار نشاستہ کا رقیق پکا ہوا اوس پر صفائی سے لگاوے کہ کمی بیشی وغیرہ نہ ہو پھر دوسرا کاغذ کہ رنگین ہو اوس پر رکھکر بذریعۂ انگشت نرو انگشت سبابہ ہوا کو اندرونی کنارون سے دور کرے اور ایک آہار اوسی نشاستہ کا بطرف بالا دے کر سایہ مین پھیلا دے جب خشک ہو جاوے دوسری طرف آہار دیدے اسی طرح تین چار آہار بعد خشک ہو جانے کے دیوے جس طرف لکھنا منظور ہو اوس

طرف ایک اہار زیادہ رکھے پھر مہرہ سے اوس کو چکنا کر لے۔ رقیق اہار اور شبینہ اہار سے
وصلی شوق اور سخت نہین ہوتی ہے اور زیادہ اہار کی وصلی پر اصلاح اچھی ہوتی ہے
اور شوب سے نہ نشان حروف رہتا ہے اور نہ وصلی کی مضبوطی مین فرق آتا ہے۔ شائقین موسم
سرما اور برشکال مین وصلیان زیادہ از حاجت بنا رکھتے ہین کہ نرم ہوتی ہین اور کہنہ
وصلی پر قلم خوب جمتا ہے اور ایسی وصلی عمدہ قابو مین رہتی ہے پھر تیاری کے بعد جو جو تکلفات
مرکوز ہون اوس پر ممکن ہین خواہ افشان کرے خواہ چٹائی بنوائے خواہ سادی رکھے

قاعدہ ساختن ابری

ایک چھٹانک تخم میتھی کوفتہ کو پارچہ مضبوط دبیز مین رکھ کر پوٹلی بنا دے اور گرم
آب مین ڈال کر تھوڑی دیر کے بعد خوب مل کے لعاب اوس کا لیوین اور نگاہ رہین
پھر کوئی کشادہ دہن برتن مثل طشت یا لگن کے لیکر آدھ سیر پانی نیم گرم اوس مین ڈالین
اور لعاب میتھی برآوردہ کسی قدر پانی پر ڈال دین اور کسی لکڑی سے اوس کو پھیلا دین
اس خوبصورتی سے کہ برابر لعاب پانی پر پھیل جاوے پھر ایک کاغذ دیسی بقدر وصلی
لیکر اوس مین غوطہ دین پھر ریٹھے آدھی چھٹانک کوفتہ آب شیرین پاؤ بھر مین بھگو دین
جب خوب پھول جاوین مل کر پانی اوس کا صاف لیکر کسی کشادہ برتن مین رکھ دین
اور جو رنگ اول لگانا منظور ہو اوس کو آب ریٹھہ مین چھڑک دین پھر اوس مین کنگھی ڈبو کر
اوس کاغذ پر جو آب میتھی مین تر شدہ ہے پھیرین کہ وہ رنگ کاغذ پر اچھی طرح آجاوے
بعدہ دوسرا رنگ جو اول کے مناسب ہو آب ریٹھہ مین ڈالکر کنگھی مین لے کے اوسی کے
قریب پھیرین پھر تیسرے چوتھے رنگ کو بھی اسی طرح کام مین لاوین جب اول رنگ خشک
ہو جایا کرے دوسرا رنگ لگایا جاوے جب سب خشک ہو جاوین اوس پر نشاستہ کا اہار دیکر
خشک کر کے مہرہ کرین اور لکھین اگر تکلف منظور ہو تو طلائے محلول سے حد فوق قائم کرالین

ترکیب دیگر ساختن ابری

دوسرا طریقہ ابری بنانے کا یہ ہے کہ لعاب میتھی بدستور مرقومۂ بالا نکال کے کسی طشت وسیع یا لگن مین ڈال دین اور رنگ خام ویسی چند اقسام کے یعنی سرخ سبز زرد لاجوردی اودا وغیرہ لیکر علحدہ علحدہ باریک پیس کے رکھ لے پھر اون رنگون سے اول ایک رنگ کسی قدر لیکر لعاب مذکور مین ڈالے اور بہ امداد چوب یا سلاخ باریک کے اوس کو پھیلا دے پھر دوسرا رنگ چٹکی مین جو اول رنگ کے مناسب ہو لیکر ڈالدے اور اوسی سلاخ یا بانس کی تیلی سے اوسی طرح منتشر کردے کہ ایک نوع کا برگ یا پھول یا درخت وغیرہ پیدا ہو جاوے پھر تیسرا چوتھا پانچوان رنگ بھی اسی طرح کام مین لاوین اور ہر رنگ کو ایک جانب سے دوسری جانب اِدھر اُدھر کرتے رہین تاکہ ایک رنگ مین سب رنگ نمودار اور نمایان ہو جاوین اور خوش نما دکھائی دینے لگین بعدہٗ کاغذ خام ویسی دبیز کو بمقدار وصلی تراش کے اوس پر ایک ایک ڈالین جب رنگ کاغذ پر جم جاوے تو آہستہ آہستہ ہر کاغذ کو نکال کے پھیلا دین جب خشک ہو جاوے اوس کی وصلی بنا کر اہار بطور سابق دے کر مہرہ کر کے لکھین یہ صرف سادی ابری کی ترکیب ہے باقی تکلفات اور تزئین مین اختیار ہے اس مین دستکاری اور انتشار رنگ مین ہوشیاری درکار ہے جیسی گردش سلاخ سے رنگ کو دی جاویگی ویسی ہی ابری ہوگی

طریقہ اصلاح کردن بر قطعات وغیرہ

جب طالب فن خوش نویسی مفردات اور مرکبات سے فارغ ہو اور درجۂ تکمیل کو پونہچ جاوے اور برآمد اوس کی اچھی ہو جاوے اوس وقت اصلاح کی طرف متوجہ ہو بعض لوگ بسبب ناواقفیت قطعات پر اصلاح کرنا معیوب سمجھتے ہین اور اصلاح

کرنیوالے کو ناقص تصور کرتے ہین یہ اون کی غلط فہمی اور کوتاہ نظری ہے اور مراد اصلاح سے یہ ہے کہ برآمدمین جو نقصان خفیف بے اصولی یا بدرخی کا حروف مین آگیا ہے اوس کو بذریعہ ناخن گیر دفع کردین اور برآمد مین بسبب متوجہ ہونے بجانب اصول وتقلید اوستاد جس مد یا دائرہ وغیرہ مین بوجہ استرخاے دست رعشہ ہوگیا ہے اوس کو صاف کرلین - اور اصلاح وہ لوگ کرتے ہین جو کسی اوستاد کے مقلد اور پیرو ہوتے ہین اور قواعد و اصول کے متبع اور جو اس کے پابند نہین اون کے ہاتھ سے زور قلم مین جو کچھ برآمد ہوگیا وہی اچھا ہے قابل تحسین اور اوستادان پیشین نے باوجود برآمد پر پوری قدرت حاصل ہونے کے اپنے قطعات کو اصلاح سے مزین کیا ہے بلکہ نسخ مین چندان ضرورت اصلاح نہین ہوتی اور کمال اور خوبی اصلاح مین یہ ہے کہ نامعلوم ہو اور غور سے بھی اصلاح متمیز نہ ہو (دیکھو قطعات حافظ و آغا و جواہر رقم وعطارد رقم کے) طریقہ اوس کا یہ ہے کہ پہلے قطعہ وغیرہ حتی الامکان اصول و قواعد جمیع اور جو لوازمات سے ہین اون کا خیال کرکے لکھے اور جہان ڈھیلا ہاتھ مناسب ہو ڈھیلا کردے جس قدر برآمد اچھی ہوگی اوسی قدر اصلاح کم کرنا پڑیگی اسی وجہ سے اول برآمد پر قادر ہونا چاہیے پھر اصلاح کی طرف جس کو بنانا بھی بولتے ہین متوجہ ہونا سزاوار ہے جب دیکھے کہ قطعہ کی برآمد اچھی ہے اور لائق اصلاح ہے اوس کو کسی قدر اول کے قلم دبے ہوے سے دوقلمہ کرے پھر اطراف حروف کو بذریعۂ ناخن گیر کہ خوب تیز ہو صاف کرے اور جو اصول و قواعد سے باہر ہوگیا ہو اوس کو قاعدہ کے اندر لاوے - الغرض ہر نقصان کو بہت سلیقہ سے دفع کرے کہ ناظر کو تمیز نہ ہو اور یہ امر زیادہ اہار دار وصلی پر ممکن ہے پھر جب درست ہوجاوے دو چار روز گذرنے کے بعد کہ وصلی سیاہی کو قبول اور جذب کرلیوے کسی دوسری وصلی پر جو چار پانچ کاغذ کی صاف و روبیز بنائی گئی ہو چپا دے اور حاشیہ و مغزی و جداول وغیرہ سے آراستہ کرلیوے اوس کو اصطلاح خوشنویسان مین پشتہ کہتے ہین - یہ اوستادان پیشین کا طریقہ

طریقۂ مشق و نشست و گرفتِ قلم وغیرہ

طریقہ سیکھنے اور مشق کرنے کا یہ ہے کہ وصلی کو زیرِ مشق کے اوپر رکھین (جو نرم اور صاف چمڑے کی بنائی جاتی ہے) اور سیاہی روان کہ دوات مین لبریز ہو بجانب راست رکھین اور داہنے گھٹنے کو اُٹھاوین اور بائین کو لٹاوین اور قلم کو جو اچھے قلم تراش تیز سے بنا ہو بدستور معروف انگشتان دست راست کی چار او نگلیون سے اوس کی گرفت کرے اور انگشت خنصر کو معین رکھے اور لکھنا شروع کرین اور اوستاد کی اصلاح پیش نظر رکھین اور قواعد و اصول پر خیال کرکے مشق کرین (لکھے لکھا دیکھے لکھتے دیکھے جس قدر سمجھ کے مشق کی جاوے گی اوسی قدر جلدی حاصل ہوگا۔ **شعر** گر تو می خواہی کہ باشی خوش نویس + می نویس و می نویس و می نویس ‡ صورت مشق بھی ہم آگے دکھا دین گے

نسخجات سیاہی وغیرہ

قیمتی اعلےٰ درجے کے نسخے لکھنا جس کے بنانے مین دقت ہو فضول ہے کیونکہ اوس کے مصارف کا متحمل ہونا اس زمانہ مین دشوار ہے اور اوس کا قدردان اور معاوضہ دینے والا مفقود پس اون کا لکھنا بھی بے سود۔ چند نسخے جن کا بنانا زیادہ مشکل نہین ہے اور عمدہ ہین درج ذیل کرتے ہین

نسخۂ سیاہی دودہ

کاجل روغن السی ماز و سے چار دار ہیراکسیس صمغ عربی اول ماز و کو جو کوب کرکے نیمے خام نیمے بریان کرکے آب روان یا آب دریا مین یک شبانہ روز تر رکھین پھر جوش دیکر پانی اس کا لیوین بعدہ ہیراکسیس کو اوسی پانی مین خوب حل کرلیوین اور صمغ عربی یعنی گوند ببول علحدہ پانی مین تر کرین من بعد کاجل کو ایک ظرف آہنی مین کہ کشادہ دہن ہو دستۂ آہنی سے وہی آب مذکور ڈال ڈال کے خوب گھوٹین چند روز

تک جب خوب دُودہ حل ہوجاوے آب صمغ کو قدرے قدرے ڈال کے خوب گھوٹین جب غلیظ ہوجاوے چھوٹی چھوٹی ٹکیان بنا کر خشک کرلیوین اور کام مین لاوین یہ سیاہی پختہ ہوگی اور گرد حروف ہالہ بھی پیدا کریگی چند روز کے بعد

نسخہ سیاہی خام کہ بشمول جزو دیگر پختہ میشود

دودہ سیاہ ۲ تولہ صمغ عربی تولہ پھٹکری ۲ ماشہ — دودہ کو آب گوند قدرے ڈال کے حل کرین اور پھٹکری بھی اوسی مین شامل کردین جب خوب حل ہوجاوے ٹکیہ بنالیوین اور صرف مین لاوین اگر اوس کو پختہ کرنا چاہین تو مازوے خاردار کو کسی قدر آب شیرین مین مثل چھالیا کے تراش کے بھگو دین یک شبانہ روز کے بعد دیکھین اگر رنگ سرخ بخوبی آگیا ہو اور پانی پر جھلّی پڑ گئی ہو پانی اوس کا لیکر اوس مین سیاہی مذکورہ تر کرین اور ایک ماشہ طوطیاے سبز باریک کر کے اوس مین شامل کردین اور خوب حل کر کے چھان کے کسی ظرف مین رکھین اور صرف مین لاوین

سیاہی کات چمکدار و عمدہ

کات تیلیہ لیکر باریک تراش کے آب شیرین مین تر کرین دوسرے روز پانی اوس کا لیکر یہان تک پکاوین کہ غلیظ ہوجاے اور درمیان پکانے کے سجی سیاہ باریک کی ہوئی اوس مین ڈالتے جاوین جب لکھنے کے لائق ہوجاوے دوات شیشہ یا چینی مین رکھین اور کار تحریر مین لاوین

روشنائی کات چمکدار و خوشرنگ

سہاگہ چوکیہ کات سفید آملہ سیاہ اول آملہ سیاہ کو آب شیرین مین ایک شبانہ روز تر رکھین پھر اوسی پانی مین کہ صاف ہو کات سفید ایک شبانہ روز تر کرین اور سہاگہ بھی

باریک کرکے ملا دین۔ پھر چھان کر دستۂ آہنی سے ظرف آہنی مین سحق بلیغ کرکے سایۂ آفتاب مین رکھین یہان تک کہ قوام اوس کا درست لائق تحریر ہو جاوے پھر چھان کر کسی ظرف شیشہ یا چینی مین بھر لین اور لکھین نہایت چمکدار سیاہی ہوگی

نسخہ روشنائی سنہری قابل دیدو روان باآب و تاب

کاٹ سفید ۲ ماشہ سجی ۳ ماشہ سیاہ زعفران ۱ سرخ ۳ ماشہ شنجرف عمدہ ۲ ماشہ تکیہ مہاور ۴ ماشہ لاکھ بیل سب اجزا کو اول باریک کرکے آب دریا مین دو روز تک تر رکھین پھر بخوبی جوش دین کہ قوام اوس کا لائق تحریر ہو جاوے بعدہ ظرف چینی مین رکھ لین اور استعمال مین لاوین

نسخہ روشنائی زرد نہایت خوش رنگ

ہرتال عصارۂ ریوند ہر دو کو تولہ صمغ عربی کے پانی مین سحق بلیغ کرین جب باریک ہو جاوے احتیاط سے رکھین بوقت حاجت کام مین لاوین

روشنائی سرخ نہایت تیز

گولی مہاور سرخ لیکر پانی مین تمام روز تر کرکے رنگ اوس کا لیکر گوند ببول ملا کر کام مین لاوین

نسخہ شنجرف روان خوشرنگ

شنجرف عمدہ لیکر گوند کے پانی مین چند روز سحق کرین اور پانی اوس مین ڈال کے کھرل کو ترچھا کرکے رکھ دیا کرین جب پانی زرد ہو جایا کرے بدل دیا کرین پھر آب لیموں کاغذی شامل کرکے سحق کرین جب خوب حل ہو جاوے اور زردی بذریعۂ آب دفع ہو جاوے خشک کرکے رکھین بوقت حاجت کام مین لاوین اگر گوند کم ہو گیا ہو اور ملا لین۔ بعضے آب کیلہ بھی ملاتے ہین۔

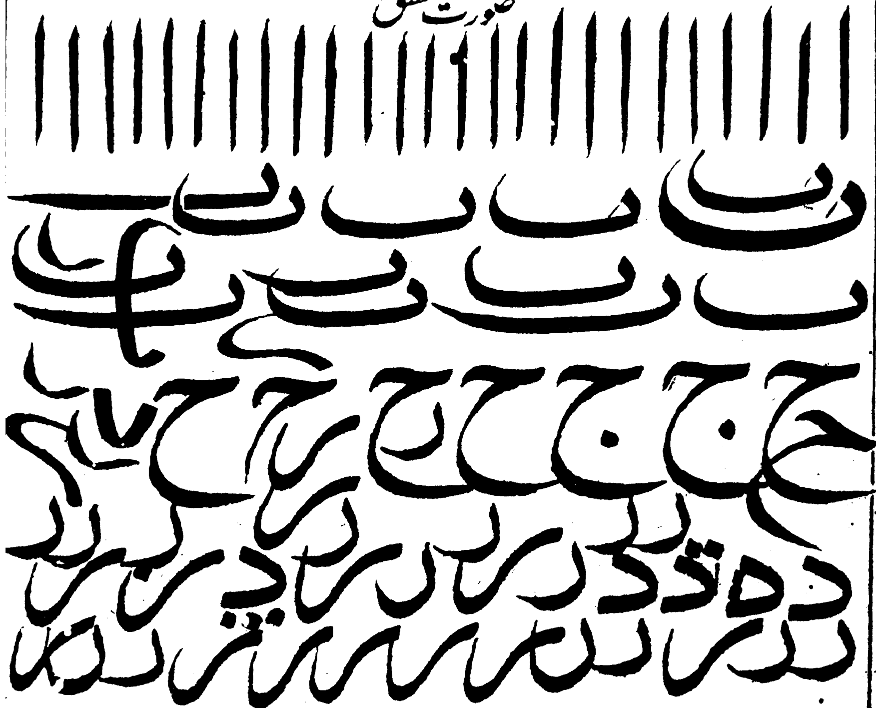
روشنائی سبز

نیل انگریزی تولہ سفیدہ کاشغری ۳ ماشہ زعفران خالص ۳ ماشہ شنجرف ۲ ماشہ آب گوند ببول مین سحق کرکے کام مین لاوین نہایت تیز خوش رنگ ہوگی ۔ نسخہ دیگر روشنائی سبز سنکھیا سفید شورہ قلمی طوطیاے سبز اول شورہ کو بریان کرکے ہردو اجزاے دیگر کو باریک کرکے اوس مین شامل کردین اور آتش نرم پر پکاوین کہ لائق تحریر ہوجاوے ۔

طریقہ مشق

اوستاد کی اصلاح سامنے رکھ کے اور قواعد واصول پر نظر کرکے اس طرح مشق کرے اور ایک حرف کا نقصان دوسرے حرف مین دفع کرتا جاوے ایک ایک حرف یا ایک ایک لفظ کی مشق کرے جب اوس پر ہاتھ قادر ہوجاوے دوسرے کو بکثرت لکھین اسیطرح تمام حروف یا الفاظ کو پھر غور کرین اسمین بھی اوستاد کی اصلاح کا مطالعہ کیا جاوے تا بعد ادراک حسن و باریکی مشق مفید ہوتی ہے گر تو بخواہی باشی خوشنویس منیویس و منیویس و می نویس

صورت مشق



س س س ص ص ص ر

ض ص ص ط ع ع

ط ف ق و ع

ف و ن ن

ل م و ه ى ى ع

م ه ى ى

هه هه لا لا لا ها هه

انا انزلناه فى ليلة القدر

خصهعص خصعصلعص

خصسعصعسق حمعسق

تعریف نقطہ مع اصول

نقطہ نام ہے ایک صفر کا اور اوس کی دو صورتین ہین ایک صورت کا نام کبیر ہے اور دوسری کا نام صغیر ہے مستطیل الاضلاع کو کبیر کہتے ہین اور غیر مستطیل الاضلاع کو صغیر بولتے ہین۔ خط نسخ مین کبیر کا استعمال زیادہ ہوتا ہے اور خط نستعلیق مین ہر دو استعمال کیے جاتے ہین۔ صورت کبیر یہ ہے ◆ اور صورت صغیر یہ ہے ◆

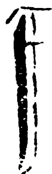
نسخ مین جن حرفون پر تین نقطے ہوتے ہین وہان دو نقطے کبیر علیحدہ علیحدہ دیگر ایک نقطہ اوسی قسم کا اون دو کے اوپر دیتے ہین اس طرح ؞ بخلاف نستعلیق کے کہ اول دو نقطہ صغیر پیچیدہ دیگر اوپر ایک نقطہ دیتے ہین اس طرح ؞ عربی خط مین نقاط پیچیدہ دینا ممنوع ہے اور نقطۂ صغیر کا بھی لکھنا خلاف ہے۔ نستعلیق مین حرف نون کے دائرہ کے وسط مین ں ہے اور نسخ مین دائرہ کے اوپر نقطہ ہوتا ہے اس طور سے ن

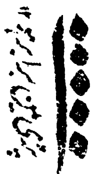
اصول الف

الف طولاً پانچ نقطے کا اور دبازت برابر قط قلم حسب انطباق محرّف یعنی انسی سے انسی تک اور وحشی سے وحشی تک برابر پڑی ہو (انسی اور وحشی کی صفت قلم کی تراش مین اوپر گذر چکی ہے) اور رخ اوس کا بلکہ جملہ حروف مفرد و مرکب کا مائل بہ یسار ہوتا ہے۔ اور بجانب یمین پرچم بعض اساتذہ لگا دیتے ہین۔

آغاز الف مین لاگ قلم کی بجانب یسار اور انتہا مین بطرف یمین نمایان ہوتی ہے۔

صورت مع پیمایش یہ ہے





اصول با

اشکال بے کے چار ہین اور ہر ایک علیحدہ اسم سے موسوم ہے۔ اول بائے طویل
نیم دائرہ طولاً پانچ قط بعد نقطہ صادی کے اور نقطہ صادی وہ ہے جس کو اول
دیگر بے لکھتے ہین اور اوس سے صاد کا سر پیدا ہوتا ہے۔ اور فاصلہ درمیان نقطہ صادی
وکشش زیرین ایک قط اور اخیر کی بلندی دو قط خمیدہ بصورت نیم دائرہ دلوی ہو
اور یہی صورت بکثرت لکھی جاتی ہے۔ دوسری بائے طویل
یہ بہ توسیع وگنجایش مقام لکھی جاتی ہے طولاً نو نقطہ اور زیادہ وکمی بر عقل سلیم کاتب
حسب موقع ومحل اور عمق ہر دو یک قط نوک اخیر یک قط
بلند بپیمایش زیرین سے۔ اس صورت پر
تیسری بائے قصیر یہ کم از کم تین نقطہ بعد نقطہ صادی کے ہوتی ہے یہ صورت بحالت
تنگی مقام استعمال ہوتی ہے چوتھی بائے بے راس اس کا استعمال
شاذ و نادر کیا جاتا ہے مگر اوستادانِ پیشین کی تحریر مین دیکھی گئی ہے اور متاخرین نے
بدنما سمجھ کر ترک کر دیا ہے اسی کو بائے بے راس کہتے ہین اس کا بھی اخیر دور مثل بائے نیم دائرہ
ہی۔ بہ پیمایش زیرین اخیر سے اول وسکا ایک قط بلند ہوتا ہے شکل اوسکی یہ ہے

اصول جیم

جیم دو شکل کا ہے ایک گنڈلی دار سر کا دوسرا بلا گنڈلی کا۔ سر جیم چار قط آغاز اوس کا
جانب یسار سے نوک دار۔ اختتام اوس کا جانب یمین پر مکمل قلم سے یسار سے یمین
قدرے بلند درمیان سر کچھ خالی۔ صورت اوس کی بصورت ناخن پلنگ و شیر
اسی نام سے وہ مسمی ہے اور بعض مقام پر اساتذہ نے بجانب یسار بجائے نوک نقطہ راست




دیگر مثل کنڈلی کے سر جیم کا آغاز کیا ہے بدین صورت
اور اصول اوس کے دائرے کا یہ ہے کہ نصف سر
بند کرے اور نصف اخیر کا کشادہ رکھ کے ایک کشش
خمیدہ بمقدار تین قط نکالے ایسی کہ نوک سر جیم سے متجاوز نہ ہو خمیدگی اوس کی ایک
قط سے کم ہو پھر دو قط کی مروڑ مثل اخیر باے نیم دائرہ دیگر
کشش دائرہ کی پورے قلم سے جس کا اخیر نوک دار اور سر جیم
سے یک قط زیادہ ہو بنا وے اس طرح کہ نقطۂ صادی نوک پر لگانے
سے صورت باے نیم دائرہ پیدا ہو جاوے - دیکھو اوسکی صورت کو

اصول دال

دال کی اول کشش منحرف دو قط و کشش زیرین راست تین قط فصل میان ہردو
کشش دو قط مبدا اوس کا منحرف اور منتہا راست شکل مجموعی اوسکی بصورت چلیپا کے
اول کشش کے اخیر سے اگر نقطۂ صادی لگائین اور کشش زیرین کے برابر سے
صورت با قائم کرین تو باے نیم دائرہ پیدا ہو جاوے - بدین ہیئت



اور سر دال سے دوسری دال معکوس پیدا ہوتی ہے صورت یہ ہے

اصول را

صورت را بسہ اشکال ہے اول راے نیم دائرہ جس کا دامن اخیر کو لگانے سے پورا
دائرۂ نون ہو جاوے - کشش بالا دو قط کسی قدر خمیدہ اور کشش
زیرین تین قط ایسی کہ دامن نون لگانے سے دائرہ ہو جاوے - اس طرح
دوسری راے کہنی دار جس کی کشش اول مثل سر صاد دو قط پھر کشش زیرین دو قط

پھر کھنی جس کی بیاض ایک نقطہ اور نشیب پورے حرف کا تین قط پھر نرم ہاتھ سے
نوک برابر کشش اول لکھے اور مروڑ سرا اس طرح دیوے کہ دوسری اسی معکوس ظاہر ہو۔ اس طرح

تیسری رے مدور کشش اول دو قط مانند الف نوک کشش
زیرین ایک نقطہ نیچی کرکے دائرہ نما معکوس قلم سے لکھین باین ہیئت
دائرہ اس کا چپٹا دو قط کا ہوتا ہے نوک اخیر کشش اول سے نصف قط کم۔

اصول سین

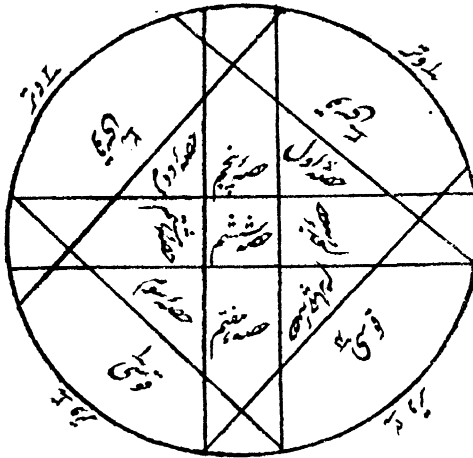
سین معجمہ اور مہملہ کی صورت ایک ہے ہر دو دندانہ برابر ہوتے ہین مثل دندانۂ شانہ
پہلے استادہ قلم سے اول ایک قط قلم راست سے اوس کا سر لکھے ایک راست قط دیگر
اول دندانہ ایک قط گہرا معکوس قلم کرکے قائم کرے۔ پھر دندانۂ دیگر بھی اسی طرح ثبت
کرے پھر ایک نقطہ گردن لکھکر تین قط کا طولاً و عرضاً دائرہ
قائم کرے اسکو دائرہ دلوی و دائرہ بصری کہتے ہین اُسکی صورت یہ ہے
اور طریقہ دائرۂ قوسی کا یہ ہے کہ بعد دندانۂ سین ایک قط گردن قائم کرکے دو قط کے
عمق کا دائرہ جس کے ہر دو گوشہ برابر بصورت چلۂ کمان ہون لکھے طولاً نو قط کا او
پیمایش زیرین سے ہر دو گوشہ دو دو قط نیچا ہو



اور اسکو دائرۂ قوسی و دائرہ ہلالی کہتے ہین صورت اوسکی یہ ہے
اور قاعدہ دائرۂ قوسی کا یہ ہے کہ ایک دائرہ مدور کو چار و تر پر اس طرح تقسیم کرین کہ
سطح دائرہ کے نو حصے ہوجاوین۔ پس لابدی اس صورت منقسمہ مین چار دائرہ قوسی
اور ایک دائرہ مدور سے نمایان ہوجاوین گے اور بلندی ہر دو گوشے کی یہ پیمایش زیرین دو نقطہ

ہیولی تر ہے جیسا کہ اس دائرہ سے بخوبی فہم مین آجاویگا دیکھو دائرہ مع تقسیم چار وتر اور سطح دائرہ

صورت دائرہ



اصول صاد

سر صاد تین قط کشش زیرین مع بلندی اخیر چار قط یعنی اخیر ایک قط کشش زیرین سے بلند لوچ دار خمیدہ مثال خمیدگی وسط دائرہ نون کہ اگر دو قط بلندی یمین و یسار کردین تو دائرہ دلوی ظاہر ہو جاوے۔

ض ص

اور سفیدی اندرون سر صاد ایک قط مانند تخم خربزہ - دیکھو صورت اوس کی -

ض صں

اور دوسری جانب سے بھی سر صاد ہویدا ہوتا ہے۔

اصول طا

اصول صاد کے سر اور طو کے سر کا ایک ہے فرق اسی قدر ہے کہ نتہائے سر صاد ایک قط نیچے سے اونچا اور سر طو کا نتہا ایک قط الف سے باہر راست اور کشش بالا کی مڑوڑ اس طرح ہو کہ از طرف معکوس سر اپیدا ہو یہی قاعدہ صاد کا ہے بعض اوستادون

سرے مفرد مین مبتدی کے لحاظ سے صرف ایک طو منفرد لکھی ہے اور بعض نے اول طو
کی کشش زیرین مد دار اوپر دائرہ قوسی صاد کے قائم کرکے دوسری طو بھی اوسی کشش
مین لکھی ہے یہ گویا تعلیم ہے مبتدی کو کہ دوائر قوسی کو خالی نہ چھوڑو ہر قوسی کو کسی
حرف کی مد سے یا اور حروف سے پُر کردیا کرو تاکہ حسین رہے اور اس کے بھی دو طریقے
ہین ایک یہ کہ طو کی کشش زیرین کو طویل کرکے اوسی پر دوسری طو قائم کردے اس
حالت مین دونون کے الف برابر پانچ پانچ نقطون کے ہونگے اور درمیان ہر دو طو کے
فاصلہ چار نقطہ سے کم نہ ہوگا اور الف کل اشکال مین ایک قط اخیر کا چھوڑ کے لگایا جاتا
ہے دوسرے یہ کہ آخر کشش زیرین کا مد ایک قط فراز کرکے اوس پر دیگر طو کو قائم کرے
اور ایک قط الف طا سے کشش کو جس سے طو دکھائی گئی ہے باہر نکالے اس شکل مین
پہلا الف طاے اول کا پانچ قط اور دوسری طا کا الف چار نقط ہوگا اس لیے کہ
ایک قط کشش سے بلند ہے اور فاصلہ درمیان دونون
طا کے مثل پہلے طریقے کے چار قط ہوگا۔ دیکھو کل اشکال کو مع پیمایش

اصول عین

سر عین مانند ہلال دو قط دامن اوس کا سر سے ایک قط باہر برآمد رہے اور اوسکی گردش سے
سر را نمایان ہو۔ اور فصل کشش سر عین و کشش زیرین سر عین یعنی بیاض کلہ ایک قط (دیکھو شکل)

اصول فا

مروڑ سر فا دو قط اور مروڑ زیرین جانب یمین سے جو بطور کلاہ قائم کیجاتی ہے دو قط
مروڑ دارا اور سر فا نہ بالکل گول ہوتا ہے اور نہ چپٹا قطِ قلم ہر دو مروڑ سے نمایان رہتا ہے تعمق نظر سے
لاگ قلم کی ادراک کر کے صورت اوسکی ذہن نشین کرو گول سر کا بنانا اور سفیدی میانِ فا و قاف
ظاہر ہونا دلیل ہے عدم قدرت حصول پر



اصول قاف

سرِ قاف مانند سر فا ہے حالت کشش دائرہ گردن ایک قط بیاض دائرہ چار قط از سر فا تا نوک
اخیر دو قط بیاض اور دائرہ قوسی مین وہی قاعدہ جو اوپر گذر چکا ہے ملحوظِ خاطر رہے۔ اوسکی صورت یہ ہے



اصول کاف

کاف کے تین اشکال اساتذہ نے اختیار کیے ہین ایک الف کاف ملصق بہ بارے بے
راس الف کاف پانچ قط اوس سے چار نقطے کی بارے مذکور چسپیدہ ہو اور کاف مسطح
بہ سنان قلم بنا دینا دستور ہے بدین شکل دوسرے الف طولاً پانچ نقطہ
اور کششِ زیرین راست کم از کم تین قط اور زائد چار قط بدین صورت
اور حسب موقع و محل و حسب گنجایش مقام رائے خوشنویس پر ہے درازی کششِ
زیرین کی اور کافِ مسطح قاعدہ اوس کا یہ ہے کہ اول سرا اوس کا تین قط خمیدہ
مثل فتحہ لکھے پھر ایک نقطہ اوس کی مروڑ مانند کلۂ عین نمایان کر کے ایک کشش معکوس
مثل پائے دال کاف سے چار نقطہ زیرون سر نمایان کرے۔ اور سر پائے دراز قلم کاف
پر لگانے سے پوری پائے معکوس ظاہر ہو اور فصل درمیان سر اور کشش معکوس دو نقطہ ہے

اور کشش اخیر سر کاف سے تین قط باہر ہو
اور بعض مواقع پر تین قط سے زیادہ بھی لکھتے ہین
اور کشش زیرین مثل بائے دراز ہوتی ہی اور غیر
کاف مسطح کے درمیان مین قلم کی نوک سے کاف مسطح پارلے کہنی دار بنانا دستور اوستادان سابقین ہے

اصول لام

لام مفرد کے الف کی درازی پانچ قط مائل بجانب یسار اور گدازگی مثل
الف کے کہ مبدا اوس کا بجانب یسار اور منتہا اوسکا بطرف یمین میلان رکھتا ہی بدین صورت

اصول میم

میم مفرد کے اشکال اوستادان سلف نے چند نوع پر ایجاد کیے ہین اصول اوس کا یہ ہے
کہ آغاز میم ایک قط معکوس قلم سے اور کلاہ میم یعنی سر میم دو قط دور اوس کا ہر دو طرف
سے دو دو قط مانند معکوس دندانہ سین فاصلہ درمیان حلقہ
پون قط کشش زیرین تین قط دو قط تا سر میم و یک بیرون سر
باتصال دامن لام کا دائرہ ظاہر ہو - دنبالہ میم درمیان سے
خمیدہ بطرف یمین بمقدار پاؤ قط درازی دنبالہ پانچ قط مثل دم اسپ بدین صورت
اسی دنبالہ دار میم کی دوسری شکل یہ ہے کہ اول سنان قلم سے ایک قط قائم کرکے نشیب
مین پورا قلم لگا کر ایک گنڈلی بناوے اور اوسی قلم سے کشش
ادبھری ہوئی دو قط کی لکھے ایک قط لپیٹ سر میم مین آجاوے اور ایک قط باہر رہے
کہ سنان قلم سے جو لکیر اول قائم ہو چکی ہے وہ پوشیدہ نہ ہونے پاوے بدین ہیئت

تیسری میم اور چوتھی میم کا اصول یہ ہے کہ پہلے سر میم مانند دندانہ سین معکوس بنا کر کشش زیرین دو قط لکھے بعدہ نوک اخیر کشش زیرین سے برابر دو موچھوڑ کر درمیان کشش سے ترچھے قلم کو پیچیدہ کر کے تین قط کی پھیک جس کے مبدا سے ایک قط اور منتہا پر نوک ظاہر ہو قائم کر دے جس کی کشش زیرین سر میم سے پیمایش مین نوک ایک قط نیچی اور نیز بعض دو قط نیچی ہوجاوے اور پھیک بجانب یسار قلم سے برآمد کی جاوے باین صورت



پانچوین میم کا اصول یہ ہے کہ ایک کشش دو نقطہ مائل بہ نشیب اینچے پھر دوسری کشش نیچے سے بالا لیجاوے کہ کشش اول کچھ دب جاوے پھر قلم کو سیدھا کر کے دو نقطے مثل شکل اول قائم کر کے دنبالہ مثل اوسی کے لگا دیوے اس طرح۔ اخیر کو قدرے سفیدی بھی میان ہر دو کشش ہونا چاہیے۔



اصول نون

الف نون دو قط مائل بجانب یسار کشش زیرین تین قط عمق پون قط دامن دو قط دائرہ عرضاً و طولاً سہ قط حسب دستور مذکور دامن نون پر سر میم لگانے سے نصف دنبالہ میم پیدا ہوجاوے اس طرح اگر دائرہ لکھین ہلالی تو موافق قاعدہ مذکور لکھین۔



اصول واو

سر واو مثل سر فاو قاف ہے اوسکے مین سے دامن اوسکا دو قط مثل رائے نیم دائرہ قائم کردین بعد ایک قط گردن کے اس طرح و اور اگر واو مدور لکھین تو سر واو سے تین قط نیچا کر کے دامن بنائین دائرہ کا شکم نیم و دو قط اور فصل درمیان سر واو و نوک دامن کے بھی دو قط اس طرح و

اصول ہای حلقہ دار

ہاے حلقہ دار کے سر کی ابتدا جانب یسار سے ہے مانند سر دال دو قط کی کشش بقلم محرف قائم کرکے دوسری کشش زیرین دو قط جس کا نشیب ایک قط اول سے ہو حلقہ کی سفیدی پون قط چھوڑ کر تیسری کشش دو قط کی بجانب یمین نکالے برابر کشش اول کے فرق درمیان ہر دو کشش یمینی و یساری کے دو قط ہو بدین ہیئت اور ہر دو کشش کے طویل کر دینے سے صورت لام الف ظاہر ہو صورت یہ ہے

اصول ہای دو چشمی

کشش اول مائل بہ یسار تین قط کشش دوم نیز مائل بہ یسار تین قط اخیر کشش دوم کی لپیٹ سے دو چشمہ مساوی ظاہر کرین پھر کشش ثانی کے اخیر سے ایک نقطہ کی زیادتی سے ہاے مرسل تین قط کشش بالاے ہاے مرسل مثل ہاے بے راس پانچ قط طویل کشش چشمۂ بالا دو قط نشیب اوس کا دو قط طول چشمۂ زیرین از ہر جانب دو دو قط خمیدگی اس کی مثل دامن نون فاصلہ از چشمۂ اول دو قط درازی الف تین قط کشش راست دو قط کشش بالاے حلقہ بقلم معکوس دو قط بیاض میان حلقہ پون قط برقی الف از کشش معکوس یک قط۔ بدین صورت مع پیمائش

اس مین چار ہے پیدا ہین اول و سوم ہاے دوچشمی و دوم ہاے مرسل و چہارم ہاے معکوس حلقہ دار۔ اساتذہ نے باظہار کمال اپنے زور قلم سے ان اشکال مختلف کو بلکہ اس سے بھی زائد کو جمع کرکے مجموعہ ہا کا نام دوچشمی رکھ دیا۔ ابتدائے مبتدی کو اول اس صورت کو ہاتھ مین لانا چاہیے ھھ یا اس کو ھہ

یا اس صورت کو ھـ مفردات مین حروف مفرد کا لانا مناسب تھا مگر اساتذہ نے
مصلحۃً بعض حروف مرکب کو بھی مفرد مین داخل کر دیا ہے واسطے سہولت مبتدی کے مختلف
صورتین دوچشمی ہا کی بنظر نزہت و ملاحظۂ شائقین درج ذیل کیے
دیتے ہین۔ ھ ھـ ـھـ ـہ ھ

یہ کل اشکال لکھنا بغیر الصاق حرف دیگر خواہ اول خواہ آخر ہو غیر ممکن اور تمامی مفردات
پر پوری دستگاہ مشق سے ہوسکتی ہے ہائے شوشہ دار کے نیچے پیش معکوس مروڑ دیکر
لگانا واسطے امتیاز ہا و با کے دستور ہے۔

اصول لام الف

یہ حرف بھی مرکب ہے لام سے اور الف سے داخل کرنا اس کا مفردات مین بہ تقلید
اساتذہ ہے اور خالی فائدہ سے بھی نہین اور اشکال اوس کی مختلف ہین بعض اشکال
بدون پیوستگی کسی حرف کے نازیبا اور غیر مستحسن سمجھے جاتے ہین اصول پہلی صورت کا جو
مفرداً اور مرکباً بکثرت مستعمل ہے سمجھو کشش بیاری کہ آغاز اوسی طرف سے ہے پانچ قط
مثل کاف کی کشش کے اور زیرین کشش مانند ہاے حلقہ دار بہ نشیب یک قط کشش
یمینی بہ پیچیدگی قلم لاگ قلم کی نمایان ہو گا اور دم جس کے اخیر سنان قلم ظاہر ہو یہ کشش
معکوس بجاے الف ہے کشش بیاری سے ایک قط زائد
گویا کشش بیاری مشابہ لام کے ہے یہ ہر دو ملکر لام الف ہو گیا صورت مع پیمائش دیکھو
فاصلہ درمیان ہر دو کشش پانچ قط اور بعض نے چھ قط بھی جائز رکھا ہے کشش بیاری سے
کاف رسے بر آمد ہو دوسری صورت یہ ہے کہ کشش بیاری بہ پیچیدگی قلم
پانچ قط دبازت یک قطے وکشش پائین راست تین قط کشش یمینی جو اخیر سے

خمیدہ اونی ہے اور کشش پائین کے منتہا پر وصل ہے تا راست بصورت الف چار قط
و خمیدگی دو قط فصل درمیان ہر دو کشش تین قط بدین شکل
یہ صورت بھی بغیر وصل کسی حرف کے مفرداً زیادہ تر مستعمل ہے
تیسری شکل کا قاعدہ یہ ہے کہ الف راست چار قط کشش
زیرین خمیدہ مانند دامن واو یا رائے نیم دائرہ تین قط کشش یساری خمیدہ کہ منتہا پر نوک
ہو چار قط فصل مابین الف و کشش یساری تین قط
خمیدگی کشش زیرین دو قط اگر ابتدا الف سے خط
راست کھینچین تو فاصلہ سنان منتہائے الف سے خط تک دو قط ہو
یہ صورت بلا الصاق حرف دیگر قلیل الاستعمال ہے اور جب تک اول کسی حرف مناسب
کو حروف تہجی سے نہ وصل کرین گے غیر مستحسن شمار کی جاویگی۔

اصولِ ہمزہ

شکل ہمزہ بقاعدۂ صرف ایک صورت پر نہین گا ہے بصورت الف گاہے بصورت یا
گاہے بصورت واو جیسے سَاَل بَائِعٌ هٰؤُلَاءِ مگر ان سب اشکال مین اصل
ہمزہ کی صورت بھی برسم خط قرآنی بنا دیتے ہین سنان قلم سے شکل سر عین بنانا یہی صورت
ہمزہ ہے سر دو قط کلہ دو قط کشش زیرین دو قط مائل بہ نشیب نیم قط بدین شکل ء ء ء

اصول یای مُدَوَّر

حرف یا کی مفرد مین دو صورتین ہین ایک کو یائے مُدَوَّر دوسری کو یائے معکوس
کہتے ہین مدور بھی دو قسم پر ہے ایک بدائرۂ دلوی جس کو بصری بھی کہتے ہین دوسری
بدائرۂ قوسی جس کو ہلالی بھی بولتے ہین طرۂ یا دو قط و نوک طرہ مائل بجانب زیرین یک قط

کجک یعنی کشش زیرین طرہ دو قط مائل بہ خمیدگی گردن بتائید قلم ایک قط نیچی ایسی ہو
کہ باتصال الف کاف الف ہویدا ہوجاوے امن
اوسکا مانند دامن نون بخمیدگی مائل بہ نشیب یک قط اس طرح
بیاض میان کجک وگردن یک قط وفصل از کشش زیرین طرہ تا اخیر سنان دامن دو قط

اصول یای معکوس

یاے معکوس کا اصول یہ ہے کشش اول بقلم معکوس دو قط کشش ثانی راجع بہ نشیب
یک قط فاصلہ میان ہردو کشش یک قط کشش ثالث مائل بجانب لیسارتین قط مانند
سر کاف معکوسی دور شل کلہ عین۔ طول کشش زیرین بقلم معکوس نو قط و زیادتی حسب موقع و
گنجایش براے خوشنویس کہ وصل باے طویل سے کاف کمسطح نمایان ہو صورت اوس کی
مع پیمایش نقاط ایسے

بیان رُخ حروف

تمام ہوے قواعد حروف مفردکے اور شروع کیے جاتے ہین اصول مفردات کے
چونکہ قبل مرکبات کے رخ اور بے رخ کا سمجھنا جزو اعظم خوشنویسی ہے اور قطعہ نویسی مین
اوس کی حاجت بہت ہی پڑتی ہے لہذا بہ کمال اختصار اوس کی تعریف ورشناخت
ہم اس جگہ لکھتے ہین مخفی نہ رہے کہ اساتذہ نے کوئی قاعدہ اور اصول رخ کی نسبت
نہین قائم کیا صرف اصلاح کے وقت اگر کوئی حرف بے رخ نظر آتا تو اوس کو تبلا دیتے
چونکہ یہ ذہنی امر متعلق بہ نگاہ ہے شاگرد کو بھی حاجت دریافت کی اوستاد سے نہ پڑتی
نگاہ صحیح اور عقل سلیم اوس کی تعلیم کو کافی ہوتی اب نہ اوس طرح کا شوق ہے اور نہ

وہیا ہم کہ اوس کی طرف کچھ توجہ کرین بدین خیال اوس کا قلمبند کرنا انسب نظر آیا دیکھو رخ نام ہے ایک سمت کا اور سمت کہتے ہین طرف کو پس استادان خطاط نے حروف کے رخ کی یعنی مونھ کی چار سمتین قرار دی ہین یمین و یسار و مستقیم و افتادہ - خط نسخ مین یمینی رخ بعض حروف مین ہوتا ہے اور رخ یساری سے زیادہ کام پڑتا ہے - اور ایسے ہی راست مین یساری کو ترچھا مائل بہ یسار کہتے ہین اور یمینی کو ترچھا مائل بہ یمین بھی کہتے ہین اور راست کو مستقیم اور سیدھا اور کھڑا رخ بولتے ہین اور افتادہ کو پڑا کہتے ہین اور جن حرفون کو کشش سے لکھتے ہین جیسے یاے معکوس اور فاو کاف بمد قصیر یا بمد طویل اور اوس کے سوا بھی اوس کو کشش اور مد سے تعبیر کرین گے یا افتادہ حروف یا پڑے حروف کہین گے البتہ بعض حرف کی تمامی سے رخ بھی نہایت ہوتا ہے - جیسے ان حروف سے

ے ے

یساری اس کے — یمینی ۱۲

اب ہم اس شعر عربی سے حروف کا رخ خطوط کے ذریعے سے بتلاتے ہین غور سے دیکھو اور سمجھو

ان نلت یا ریح الصبا یوماً الی

بیت الحرم

بلغ سلامی روضة فيها

النبی المحترم

راست ۱۲

کشش مد طویل ۱۲

اصول مرکبات و اشکال حروف مع تسمیہ باسم مخصوص وغیرہ

اصول الف مرکب

الف جب اپنے ماقبل سے وصل ہو اوس کو الف موصول کہتے ہین شکل تحریر اوس کی یہ ہے اتقیا انبیا اولیا اخیر الف مین بہ قلم معکوس نوک نمایان کردینا طریق اساتذہ ہے اور اوس کا کوئی قاعدہ معین نہین مختلف طور سے ایک گردش قلم ہے صورت اوسکی یہ ہے با تا ثا

اصول بای مرکب

اگر بعد حرف بے کے الف یا دال یا کاف یا لام یا ہاے ہوز یا یاے تحتانی یا فا یا قاف وغیرہ پیوستہ ہو تو اوس بے کو ان اشکال سے لکھین گے با بد بک بک بل بہ بی بف بق اور اگر بعد اوس کے جیم یا میم یا نون وغیرہ ہو تو اس صورت سے لکھو بج بم بن اشکال اور جوڑ نسخ مین مختلف ہر حرف کے ہین جس جوڑ کو چاہین اختیار کرین یہان ایک جوڑ بتا یا گیا ہے اور صورتین مختلف اوستادون کی تحریرین دیکھنے سے اور بتانے سے معلوم ہو سکتی ہین مگر مقبول اور مستحسن اور خوش نما جوڑ کے لکھنے کی فکر رکھین اور مردود اور متروک و نامقبول کو بلا ضرورت نہ تحریر کرین اگرچہ وہ صحیح اور درست ہو۔

اصول جیم

جیم کو اوستادان سلف نے چند اشکال سے اپنی تحریر مین استعمال کیا ہے اور ہر

صورت ہو بوم ہے باسم مخصوص جس کی تحریر اس مختصر مین بنظر طوالت دشوار ہے
خلاصہ یہ کہ جب جیم سے حرف ب ر س ص ط م ن ف ق و ج ی
خواہ بدائرہ دوی ہو یا قوسی یا بد معکوسی یا ہ خواہ ملحقہ ہو خواہ محلوقہ خواہ دوچشمی
پیوستہ ہوگی یا خود جیم مد دار یا کشش بہ شائبہ مد یا کشش زیرین مائل بہ نشیب ہو تو دہن
جیم کشادہ ہوگا دیکھو اشکال ذیل کو غور سے

جب جر جس جص جط جم جن
جف جق جو جہ جی جے جہ
جہ جھہ جہ جمہ

اور اگر جیم سے ملے مفرد بلا مد - یا پورا الف یا کچھ بھی حصہ الف سے اوس مین شامل
ہو یا حرف کاف وغیرہ پیوستہ ہو تو دہن جیم بند کرین گے بدین اشکال جا
جد جل جک ایسی جیم کو سینہ دار کہتے ہین یہ دوسری قسم تھی جیم کی
تیسری جیم چپاتی ہے اگرچہ یہ صورت مخصوص بہ خط ثلث ہے مگر نساخان قدیم نے
بنظر خوش نمائی نسخ مین بھی استعمال کیا ہے اگرچہ یہ شکل قلیل الاستعمال ہے مگر
بموقع و محل لکھ دینا جائز ہے دیکھو قاضی برادر زادہ کے نوشتے اور اون سے پہلے
اوستادون کی تحریرین اور یہ صورت بحالت پیوستگی را ے کہنی دار یا مدور یا نیم دائرہ
یا دوچشمی ہا یا ے تحتانیہ کسی قسم کی ہو لکھتے ہین اوس کی اشکال یہ ہین جر
جر جر جج جمہ جھہ جی جے جے

اصول دال

دال کی مرکب مین تین صورتین ہین ایک دال مدور اس طرح ید دوسری

دال نقطی اس طور سے جد تیسری دال پہنائی یعنی چپٹی پھیلی ہوئی اس صورت سے فد ید

اصول را

را بے مرکب کے اشکال بھی مثل راے مفرد ہین جب قبل را کے کوئی حرف حروف ذیل سے پیوند ہو یعنی ج ف ق ک ل م ن یا ہ وغیرہ تو ربے کو ان صورتون سے تحریر کرینگے

جر فر قر کر کر لر مر مر مر نر

نر نر ہر ہر اور جب اوس کے آخر ہائے ہوز یا واو وغیرہ ہو تو اوسکو اس طرح لکھینگے

سہ رہ رہ **اصول سین و صاد و طا** رہ کفر را

سین اور صاد اور طو کی صورتین مرکب مین بھی مثل مفرد ہین سین اور صاد کا ایک شوشہ حد فاصلہ کا قائم کرکے ایک قط کے فرق سے دوسرے حرف مین پیوستہ کردین اور طو کو بلا شوشہ کشش زیرین دراز کرکے ملا دین سس صس طس

اصول عین

عین مرکب مین بچند اشکال لکھا جاتا ہے ایک بصورت نعلی ہوتا ہے جبکہ عین سے الف یا کچھ حصہ لف کا اوس مین وصل ہوا اور چونکہ یہ صورت مشابہ بہ نعل اسپ ہے اس وجہ سے اوس کو نعلی کہتے ہین بدین شکل عا عد دوسرے عین صادی ہے یہ صورت اس وقت لکھی جاتی ہے جب عین سے ج یا د یا س یا ص یا ط یا ت یا ع یا ف یا ق یا ک یا مد یا شائبہ مد یا ل یا م یا ن یا و یا ہ کسی قسم کی یا ی بدائرہ دلوی یا قوسی یا معکوسی وغیرہ پیوستہ ہو اوس کو اس طرح

لکھین گے اور اوس کو عین صادی کہین گے بدین وجہ کہ اوس سے سرِ صاد نمایان ہوتا ہے

عج عر عس عص عط عت عع

عف عق عک عگ عکا

عل عم عن عو عہ عء عاہ

عہ عھ عی عے

تیسری قسم عین کی فم الاسد ہے وہ قریب بشکل نعلی ہے مشابہ بدہان شیر اور یہ صورت بعد الف کے اساتذہ نے اپنا زور قلم دکھانے کو لکھی ہے اسطرح **یاعلی یاعلی**

چوتھی فم گربہ ہے یہ صورت قریب بعین صادی ہے اور فم الاسد سے اخیر مین متفاوت ہوگئی ہے اس مین کلہ عین کی کشش زیرین مین قلم چسپیدہ ہے اور اوسمین سنان قلم نمایان ہے۔ دیکھو ان الفاظ کو

پانچوین قسم عین کی معودی ہے یہ جب لکھا جاویگا جب اوسکے اول و آخر کوئی حرف وصل ہو بدین صورت **یاغنی یاعزیز**

اور اسکے سوا اور بھی اشکال ہین دیکھو اساتذہ کی تحریرین۔ **مغفرت معتبر**

اصول فا و قاف

فا و قاف مرکب مین بھی بصورت مفرد ہوتا ہے اور صورت دونون کی ایک ہی ہے صرف نقاط کا فرق ہے جیسے سین و شین و صاد و ضاد و طو و ظو عین غین مین شکل واحد نقاط کا تفاوت ہے جبکہ لفظ کا اول حرف فے ہو تو اسکا سر شل مفرد کی ہوگا اور اگر درمیان مین ہوگا تو اوسکو حلقہ دار لکھینگے دونو کی صورتین ایک ہی مین دیکھو جیسے **ففیر**

اور سفیدی حلقہ مانند تخم خربزہ ہو اور فاصلہ اوسکے ماقبل اور مابعد کے حرف کا ایک ایک قط سے کم نہو اور موقع ومحل دیکھکر جس قدر مناسب ہو فاصلہ زیادہ کرین اس طرح حقیر و فقیر

حقیر فقیر بلندی کشش زیرین تا کلاہ ہر دو جانب سے دو دو قط اور پہنائی کلاہ بھی دو قط دیکھو اسکی پیمایش فقیر حقیر

اصول کاف

ایک کاف دالی ہے کہ اوسکے سر سے صورت دال نمایان ہو سطح کا گا کما کما

اور بعض نساخون نی دہن کاف کو کشادہ بھی لکھا ہے بدین شکل کا ک ل کل

دوسری کاف لامی ہے کہ اوس سے شکل لام الف ظاہر ہو جیسے کفاک کر کفر

تیسری شکل کاف کی جیمی ہے کہ اوس سے سر جیم نمایان ہو جیسے کما کما مین

چوتھی درمیانی ہے کہ وسط کلمہ مین ہو اوس کے اشکال یہ ہین .... دیکھو سمجھو تکفرون فیکون

پانچوین صورت کاف کی معکوسی ہی اوسکا دائرہ قوسی پر یا وسط مین لکھنا مناسب سمجھا گیا ہی اور شروع سطر پر غیر مستحسن کہا گیا ہی صورت اوسکی یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اصول لام

جب لام اول لفظ مین ہو اس صورت سے لکھین اَبِی لَھَب اور اگر وسط مین ہو اس طرح سلف خلف اور اگر اخیر مین ہو گا تو اس شکل سے جیسے قلیل ذلیل وغیرہ اور اگر لام موصول نہو تو بصورت مفرد لکھا جاویگا جیسے قال

اصول میم

میم کے اشکال مرکب مین چند نوع پر ہین ایک میم مشابہ بدندانۂ سین کہ دندانۂ سین معکوس ہو
یعنی اوس سے نمایان ہو اس طرح لمصل ما دوسرا میم چیدہ ہین مد ما
اور اگر میم وسط مین ہو تو وہ بھی کئی اشکال سے لکھا جاتا ہے دیکھو ان صورتون کو جیسے
لمعان المعان نعمان نعمان نعمان وغیرہ مین ہے

ــہ اوس کو میم حسینی اور میم حلقہ دار بھی کہتے ہین ۔۱۲

اصول نون

نون مرکب کے بھی اشکال مختلف ہین اگر اول ہو تو اس صورت سے لکھین نعبد
یہ نون لامی ہے یا اس صورت سے نعبد یہ بصورت دندانۂ سین معکوس ہے اور اگر درمیان مین
ہو تو ایک شوشہ قائم کر کے نقطہ سے اوس کی شکل دکھاوین گے جس طرح ب ت ث
کی مین ہے اور اگر بعد سین یا صاد یا طا کے نون ہو تو اس طرح لکھین ایک شوشہ قائم کرنے
اور نقطہ دینے سے مفہوم ہوتا ہے جیسے سنین صنین طنین مین ہے

بیان واو

مرکب مین سر واو حلقہ دار ہوتا ہے خواہ نیم دائرہ ہو خواہ مدور اس طرح یوفون

بیان ہای ہوز

ہاے ہوز مرکب مین کئی قسم سے لکھا جاتا ہے ایک ہا لامی ہے اس صورت سے وجوہ
دوسری ہاے حلقہ دار گول اس طرح غبہ یہ صورت واو اور راے مدور کی لپیٹ
مین لکھی جاتی ہے اسی طرح لامی بھی جیسے غیرہ مین تیسری ہاے دو چشمی

اس طرح فهو هو چوتھے ہائے شوشہ دار جیسے ہو مین پانچوین ہائے ملفقہ جیسے وجیہ مین چھٹے ہائے مرسل جیسے نہر مین یہ کمتر استعمال کیجاتی ہے

بیان لام الف

لام الف کی اشکال مرکب مین بھی مثل مفرد کے ہین دیکھو فلا فلا فلا

اصول ہمزہ

ہمزہ کی شکل ایک ہی مرکب اور مفرد مین ہے سنان قلم سے کلہ عین بصورت بنانے کا نام ہمزہ ہے اس طرح ء ء

اصول یا

یائے تحتانی اگر اول ہوگی تو صورت اوسکی یہ ہوگی یاایھا اور اگر درمیان مین آوے تو صورت تحریر یہ ہوگی جیسے فیکم نجینکم وغیرہ مین جس طرح ب ت ث وغیرہ کی شناخت کے واسطے نقاط اور شوشہ ہین اوسی طرح یا کی بھی پہچان شوشہ اور نقطون سے ہے فافہم و استفہم۔ اور اگر یا آخر مین آوے تو اوسکو بدائرہ دلوی یا قوسی یا معکوسا طرح سے لکھین گے اس طرح یاحی یاباقی یاعلی اب شائقین فن خوشنویسی کو یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر لفظ کا جوڑ یعنی پیوند تین قسم پر ہے ایک مقبول دوسرا مستحسن تیسرا مردود۔ مقبول وہ ہے جس کو اوستادون نے پسند کیا اور بکثرت اپنی تحریر مین لاتے رہے اور مستحسن وہ پیوند ہے جس کو اساتذہ نے پسند کیا مگر پورے طور سے اوس کو بوجہ اوس سے دوسرا وصل بہتر پانے کے اختیار نہین کیا یہ بھی مقبول کے قریب ہے تیسرا مردود ہے کہ باوجود صحیح و درست ہونے کے مشاہیر اوستادون نے اوس کا لکھنا بلا ضرورت اختیار نہین کیا اور ترک کر دیا اسی کو

متروک بھی کہتے ہین البتہ بنظر تعلیم شاگرد کو تیلا دینا لازم ہے پس جہان تک ذہن کی رسائی ہو خوب صورت پیوند حسین مقبول جوڑ لکھے اور مردود متروک نامقبول سے گریز کرین دیکھو یاقوت ثانی کی تحریرین واللہ الموفق والمعین

تمت

مجھ نابلد ہیچمدان نے بحالت مرض حیات مستعار چند روزہ کو غنیمت سمجھکر ان اوراق کو لکھا ہے اللہ تعالے لے قبول فرماوے اور شائقین فن خوشنویسی کو ان سے فائدہ پونہچاوے اور نسخ کے جھلملاتے چراغ کو اپنے روغن رحمت سے دوبارہ تیز اور روشن کر دے بطفیل رسول مقبول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، اگر اہل نظر کو پسند آوے مجھ گنہگار کے واسطے دعاے مغفرت کرین اور اگر کچھ خرابی اور غلطی دیکھین تو عیب پوشی کو کام فرمائین جزاے خیر پائین۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر زندگی میری ساتھ صحت اور تن درستی کے باقی رہی تو دوسرا رسالہ اس فن کے نکات و اصول مین لکھونگا اور جو کچھ صندوقچہ دل مین ہے درج کرونگا۔

اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَاجْعَلْ اٰخِرَ قَوْلِنَا قَوْلَ الشَّهَادَةِ

این رسالہ بتاریخ دوم رجب المرجب یوم جمعہ ۱۳۳۴ھ ہجری صورت تکمیل یافت

فہرست مضامین کہ اندرین رسالہ ہستند

قطعات تواریخ طبع و تالیف کتاب مشتمل بر صراحت اصول و نکات خط نسخ

مولفہ منشی و مولوی حامد علی صاحب لکھنوی المخاطب بخطاب مرصع رقم لکھنوی

نگاشتۂ قلم جادو رقم بلبل چمنستان خوش بیانی منشی سید عابد حسین صاحب سہوانی سلمہ

مولوی حامد علی صاحب نوشت | کل اصول و نکتہاے خط نسخ
چون طلب کردم ز ہاتف سال طبع | گفت اے عابد- ادای خط نسخ

سنہ ۱۳۳۵

دیگر

چون مرصع رقم رقم فرمود | نسخۂ طرفہ در کتابت نسخ
سال طبعش ز ہاتف غیبی | بشنیدم اصول صحت نسخ

سنہ ۱۳۳۵ ھ

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار مقبول بارگاہ آلہ مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا فرنگی محلی شارح سلم و مسلم سلمہ ربہ

لکھی کتاب خوب مرصع رقم نے یہ | بیجا نہ ہوگا اون کو جو استاد فن کہو
تحریر کے رموز جواب تک رہے نہان | تفصیل سے لکھے ہوے ہین اس مین دیکھ لو
مصراع سال طبع یہ ہے عیسوی رضا | ہر دل عزیز کاشف اسرار نسخ ہو

۱۷ ۱۹

مطبوعات الناظر پریس لکھنؤ

قواعد اردو۔ اردو زبان کی سب سے پہلی جامع مبسوط در باب اصول قواعد۔ از مولوی عبد الحق بی اے سکرٹری انجمن ترقی اردو۔ قیمت عم

محاربات صلیبی۔ صلیبی لڑائیوں کے حقیقی حالات جو ایک مسیحی جماعت نے شایع کیے اور مذہبی تعصب کے باوجود مسلمانوں کی اولو العزمی کا اعتراف کیا ہے قیمت عہ

الاحسان۔ تصوف کی تاریخ اور اسکی درجہ بدرجہ ترقی کے حالات۔ قابل دید رسالہ۔ قیمت ۸ر

واقعات کربلا۔ میر انیس کے ایک ہی بحر کے مرثیوں کا انتخاب ایسے تسلسل سے مرتب کیا ہے کہ ابتدا سے انتہا تک کل مناظر آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں۔ قیمت عہ

میلاد ابن جوزی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے متعلق یہ بہترین کتاب ہے جسمیں کمال انشا پردازی کے ساتھ تمام واقعات صحیحہ بیان ہوئے ہیں اصل عربی کیساتھ اردو ترجمہ بھی قابل دید ہے قیمت

تسخیر فرانس۔ شکسپیر کے مشہور ڈرامے "ہنری دی ففتھ" کا اردو ترجمہ۔ اردو انشا پردازی کا بہترین نمونہ قیمت ۸ر

حیات نظامی۔ مولانا نظامی گنجوی مصنف سکندرنامہ کے حالات زندگی۔ قیمت ۴ر

کلیات نعت۔ فدائے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت محسن کاکوری کا مقبول عام کلام۔ قیمت عہ

تذکرہ حزین۔ شیخ علی حزین مشہور فارسی شاعر کی سوانحعمری۔ قیمت ۴ر

ترقی زبان بذریعہ تراجم۔ پروفیسر گھوشال ایم، اے، کا وہ قابل قدر لکچر جو صاحب موصوف نے اردو کانفرنس منعقدہ لکھنؤ مین پڑھا تھا۔ قیمت ۴ر

زود پشیمان۔ اردو میں اپنے طرز و انداز کا سب سے پہلا اور دلچسپ ڈراما۔ اسکی ابتدا میں مولانا شرر مرزا رسوا بی اے۔ مولوی سید سلیمان ندوی، اور مسٹر سجاد حیدر (یلدرم) کی دلچسپ تقریظات پڑھنے کے قابل ہیں۔ قیمت ۸ر

جمیل و بثینہ۔ عرب کی سرزمین پر حسن و عشق کی چمن بندی دیکھنا ہو تو مولوی جواد علی خاں جیسے ادیب کا یہ پرلطف فسانہ دیکھیے۔ قیمت ۳ر

شوکیہ ورد و مظلوم بہنیں۔ ایک دردانگیز فسانہ از جناب قیصر بھوپالی۔ قیمت ار

مساوات۔ مسٹر جوش کا بینظیر فسانہ قیمت ار

اتفاقات زمانہ۔ مسٹر جوش کا دلچسپ فسانہ قیمت ار

مبکفرن اور لوسی۔ منشی احمد علی شوق قدوائی کا ایک پرلطف ڈراما۔ قیمت ۲ر

ایک وان خدا پرست۔ از سرسید احمد خاں قیمت ار

مثنوی صبح امید۔ مولانا شبلی مرحوم کی سب سے قدیم اردو نظم جسے حال ہی میں الناظر پریس نے بڑی صفائی سے چھاپا ہے۔ قیمت ۴ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو زبان کا مکمل کتب خانہ

اکثر شیدایان علم وادب کو یہ شکایت کرتے سنتے تھے کہ اردو مین اول تو جملہ علوم وفنون کی کتابین نہین ہین اور پھر ستم یہ ہی کہ جس قدر اعلیٰ درجے کی کتابین شائع ہوئی ہین اُنکی فراہمی نہایت دشوار ہے۔ اور تو اور مشہور ومستند مصنفین کی جملہ تصانیف بھی آپ کسی ایک دوکان یا شہر مین نہین خرید سکتے۔ خواجہ الطاف حسین حالی۔ مولانا نذیر احمد۔ مولوی محمد حسین آزاد۔ علامۂ شبلی نعمانی نثر اردو کے عناصر اربعہ مانے جاتے ہین۔ مگر آپ چاہین کہ کسی بڑے سے بڑے تاجر کتب کی دوکان پر یا ہندوستان کے کسی بڑے سے بڑے شہر مین اُنکی جملہ تصانیف یا کم سے کم تمام مشہور کتابین ہی مل جائین تو "این خیال ست ومحال ست وجنون"۔

گنتی کے چار تو مصنف ہین جنکی تصانیف کی تعداد سنو سے زائد نہین اور یہ بھی کسی ایک جگہ میسر نہین آتین۔ ایسی صورت مین کوئی اردو کا مکمل کتب خانہ کہان سے قائم کرے۔

غرضکہ یہ اور اسی قسم کے مایوس کن خیالات ایک دو نہین بلکہ صدہا تعلیم یافتہ اور علم دوست اصحاب سے سنے تھے۔ جنکی بنا پر مجھے بحیثیت ایک اردو کے ادنیٰ خادم ہونے کے یہ خیال پیدا ہوا کہ جہان مادری زبان مین جدید تصنیفات وتراجم کی تیاری واشاعت کے لیے علمی مرکزون اور ادبی مجلسون کے قیام کی ضرورت ہے وہان کم سے کم ملک بھر مین کوئی کارخانہ ایسا بھی ہونا چاہیے جو اصحاب ذوق اور ارباب علم کو ضرورت کے وقت اردو کی تمام اعلیٰ درجے کی کتابین فراہم کر دیا کرے

یہ کام جتنا اہم اور ضروری تھا اتنا آسان نہ تھا۔ تاہم تین سال ہوئے کہ خدا کا نام لے کر **الناظر بک ایجنسی** نے اُس کے سرانجام کا تہیہ کیا اور اگرچہ ابھی تک اس کا دعویٰ نہین کیا جا سکتا کہ ارباب ذوق کی دلی خواہش کے مطابق جملہ کتابین فراہم ہو جاتی ہین تاہم اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری کوششین ایک بڑی حد تک بار آور ہوئین اور دشواریون اور

کتابون کے ملنے کا پتہ۔ الناظر بک ایجنسی لکھنؤ

موانعات کے باوجود اکثر و بیشتر مشہور و مقبول اور مستند کتابین

الناظر بُک ایجنسی لکھنؤ

کے ذخیرے مین ہر وقت موجود رہتی ہین یا اُسکے دفتر سے فراہم کردیجاتی ہین۔ نثر اردو کی عام ذریعہ (جنکا اوپر ذکر کیا جاچکا ہی) کے علاوہ مرزا غالب۔ سرسید احمد خان۔ مولانا نذیر احمد حضرت مولانا اشرف علی تھانوی۔ مولانا عبدالحلیم شرر۔ منشی سجاد حسین اڈیٹر اودھ پنچ۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار۔ نواب محسن الملک مولوی چراغ علی۔ مولوی عبدالرزاق کانپوری۔ مولانا اشہری۔ خلیفہ محمد حسین۔ مولانا اسلم جیراجپوری۔ منشی جوالاپرشاد برق۔ مولوی سید علی بلگرامی۔ مسٹر سید محمود۔ مولوی عبداللہ العمادی۔ حکیم محمد علی خان اڈیٹر مرقع عالم خواجہ حسن نظامی۔ ڈاکٹر اقبال۔ مولوی عزیز مرزا۔ خواجہ غلام الحسنین۔ حافظ عبدالرحمن امرتسری۔ مولوی بشیرالدین احمد دہلوی۔ مولوی افتخار عالم مارہروی۔ مفتی انوارالحق۔ حضرت نیاز فتحپوری۔ مولانا راشدالخیری۔ مولوی حامد علی صدیقی۔ جناب شوق قدوائی۔ مرزا محمد ہادی رسوا۔ حضرت سیماب اکبرآبادی۔ مولانا سید سلیمان ندوی۔ مسٹر ظفر عمر۔ مولوی ظفر علی خان۔ منشی پریم چند۔ رائے سررام ایم اے۔ مسٹر سلطان حیدر جوش۔ حضرت ارشد تھانوی۔ مہاشے پرکاش دیو۔ مولوی رشید احمد انصاری۔ شیخ مشیر حسین قدوائی۔ حاجی اسمٰعیل خان۔ مولوی حبیب الرحمن خان شروانی۔ پروفیسر شہباز مرحوم۔ علامہ سید احمد لکھنوی۔ مولانا عبدالغنی بہاری۔ منشی جوالاپرشاد برق۔ جلال لکھنوی منشی سید احمد مارہروی۔ منشی رجب علی سرور۔ منشی امیر احمد امیر مینائی مرحوم۔ مرزا داغ مرحوم۔ پروفیسر نوالعلی۔ منشی امیر حسن کاکوروی۔ منشی احد علی مرحوم۔ مرزا سلطان احمد۔ منشی ابوالحسن فریدآبادی مرحوم۔ خواجہ عبدالرؤف عشرت لکھنوی۔ منشی محمد حسن خان۔ منشی شفیع احمد خان نیر فریدآبادی۔ مسٹر سجاد حیدر بی اے۔ حافظ احمد علی خان شوق رامپوری۔ قاضی عزیزالدین احمد وغیرہ کی تقریباً مکمل تصانیف آپکو ایک کارڈ لکھنے پر فراہم کردیجاسکتی ہین **لہذا** جملہ بہی خواہان اردو و شائقین کتب کو صلائے عام دی جاتی ہے کہ آیندہ اردو کی جو کتاب اُنکو درکار ہو اُسکے لیے فوراً ہمارے پاس فرمایش بھیجین کوئی کتاب موجود نہ ہوگی تب بھی انشاءاللہ منگاکر روانہ کی جائیگی۔ خاکسار **ظفرالملک علوی** اڈیٹر الناظر۔

نوٹ وقتاً فوقتاً ہم نئی فہرستین شائع کرتے رہتے ہین۔ اخبارات مین اشتہارات دیتے رہتے ہین اور الناظر کے سرورق پر ہر مہینے پہ ہماری فہرستین شائع ہوتی رہتی ہین جو صاحب چاہین دیکھین اور ضرورت جانین تو فہرست منگالین۔

مکتبون کے ملنے کا پتہ الناظر بک ایجنسی لکھنؤ